کیا طالبان مرتدین ہیں؟

مؤسسة العزائم الإعلامية

کیا طالبان مرتدین ہیں؟

الدولة الإسلامية

مؤسسة العزائم الإعلامية

الطبعة الأولى

جمادی ثانی ۱۴۴۳

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الخلق أجمعين الموحى إليه بقول رب العالمين: [فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ]، وعلى آله الطيبين وأصحابه الغر الميامين الذين حملوا العلم وبلغوا الدين ومن تبعهم بإحسان وبيان وجهاد إلى يوم الدين، أما بعد :

اسلام ایک ایسا پھلدار درخت ہے کہ جس سے ہر ایک فیض یاب ہو سکتا ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی اس دنیا میں موجود ہیں کہ جو صرف اپنے آپ کو اس کا حقدار سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کی صفت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی بغلوں میں تیز دھار کلہاڑیاں رکھی ہوئیں ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔ اسلام کے جو بیرونی دشمن ہیں انہوں نے ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں کی تربیت کی ہے کہ جو اپنے آپ کو اسلام سے منصوب کرتے ہیں لیکن اصل میں وہ یہود و نصاری کے ایجنٹ ہیں' جنہوں نے ظاہر میں اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے اور اپنے کفر کو چھپا کر عام لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ جیسا کہ ضرب المثل ہے کہ کلہاڑی اس لئے درخت "لکڑی" کو کاٹنے میں کامیاب ہوتی ہے کیونکہ اس کا دستہ لکڑی کا ہی ہوتا ہے- یہ آستین کے

سانپ مسلمانوں کو تھوڑی مدت کے دوران ایسا نقصان پہنچاتے ہیں کہ جو اصل کفار صدیوں تک نہیں پہنچا سکتے ہیں۔

ان مکار اور شیطان صفت لوگوں کے کرتوت سے تاریخ بھری پڑی ہے اور ان کی بہت مثالیں ملتیں ہیں' جن میں سے ایک مثال عبد اللہ بن سبا یہودی کی ہے۔ یہ قبیح چہرہ یمن سے نکلا اور اپنا فتنہ پھیلانے کے لئے اس نے حجاز، بصرہ، کوفہ اور دمشق کا سفر کیا۔ لیکن اپنے شیطانی منصوبے کو پورا کرنے کے لئے اس کو مصر میں موقع ملا۔ اس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف لوگوں کو ابھارا- مکارانہ صلاحیت کے حامل اس یہودی نے چاپلوسی سے کام لیا اور یہ شیطان شیعہ 'روافض' خوارج اور باغیوں کا مشترکہ امیر اور رہبر بنا- اس طرح مسلمانوں کے درمیان ابتدائی فتنے اسی کے ہاتھ ظاہر ہوئے- یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا' جس کے نتیجے میں اس نے سیدنا عثمان کو شہید کروایا- اس کے بعد اس نے مسلمانوں کے اندر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی الوہیت کا عقیدہ رائج کیا- اس حوالے سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لسان میزان میں لکھا ہے کہ اس عقیدہ کے حاملین کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ اس کے بعد تاریخ میں دین دشمنوں نے اسلام کے

خلاف کیا سازشیں رچائیں اختصار کے پیش نظر ہم ان کو چھوڑ کر موجودہ زمانے کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

ہمارے اس زمانے میں عبد اللہ بن سبا کی راہ کو اختیار کرنے والوں میں سے ایک کردار سلطان تارڑ ہے جو کہ لوگوں میں کرنل امام کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس یہودی الاصل سپاہی نے آئی ایس آئی کے گندے تالاب سے پانی پیا اور ابن سبا کی راہ پر چل پڑا۔ اس بدبخت شخص نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے اصل چہرے کو چھپایا تھا۔ دھوکہ دہی سے

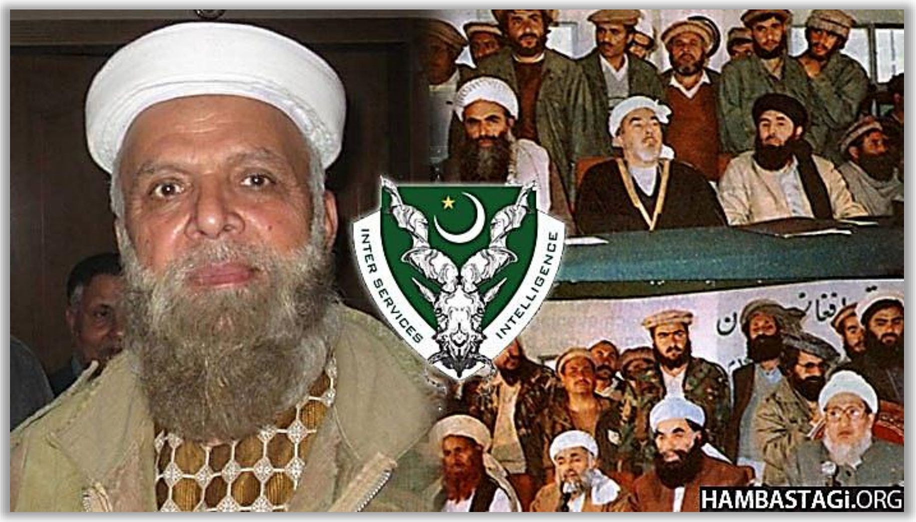

کام لے کر اس خبیث نے خراسان اور ہند کے لوگوں کو اپنے زہر آلودی تیروں کا نشانہ بنایا۔ پہلے اس نے پاکستان کے کفریہ نظام کے دفاع کے لئے روسی فوجیوں کے خلاف جنگ کرنے والے مجاہدین کی رہبری کی اور آئی ایس آئی کے پالتو اور اس کے

کاغذی شیر مثلا ربانی، سیاف، حکمت یار، مسعود، مجددی اور حقانی وغیرہ اپنے استاد " کرنل امام" سے ہدایات لیتے تھے۔

دن رات بڑی تیزی سے گزر رہے تھے مگر خراسان کے مسلمانوں کو خالص اسلامی نظام نصیب نہ ہوا بلکہ ہر طرف ملوکیت کا راج ہی دیکھا گیا- یہاں تک کہ عبد اللہ بن سبا کے اس روحانی بچے کو آئی ایس آئی کی طرف سے ایک اور کام سونپا گیا جس کے

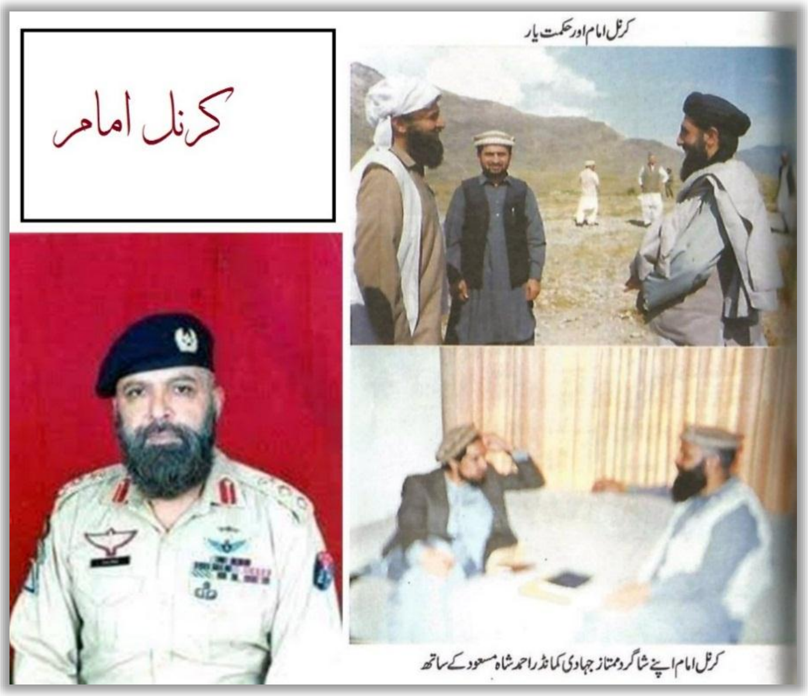

تحت اس کو ایک اور نیا گروپ تشکیل دینے کا حکم ہوا- اسے یہ ہدایت کی گئی کہ یہ نیا گروپ طلباء "یعنی طالبان" کی شکل میں میدان میں لایا جائے تاکہ اس نام کو بھی بدنام کیا جاسکے اور اس کے ساتھ ساتھ جہاد اور مجاہدین کا تقدس بھی پامال کیا جائے- آپ جانتے ہی ہیں کہ ہمارے معاشرے میں عالم اور دینی طالب علم کو بڑا مقام حاصل ہے،

اسی لئے برطانیہ اور امریکہ نے اپنے اس وفادار بچے کرنل امام کی وساطت سے طالب اور ملا کو اپنے قبیح مقصد کے لئے استعمال کیا۔ تا کہ کل یہ جو بھی کہیں تو گزشتہ جہادی سلسلہ کی طرح لگام دیئے گئے ان قائدین کی بھی معاشرے میں بدنامی ہو اور لوگ ان سے نفرت کریں۔ نیز لوگوں کے دلوں میں جو ان کی محبوبیت اور مقام ہے اس کا فائدہ اٹھانے کے لئے یہود و نصاری پاکستان کے ذریعے اپنے مقاصد و اہداف کو حاصل کریں گے۔

اپنے منصوبے کو آگے بڑھانے کے لئے کرنل امام نے اس گروہ کا امیر ملا محمد عمر کو بنایا اور پاکستان کے بدعتی مدارس سے طالبان کی بھرتی شروع کی۔ اس نئے گروہ کی خصوصیت یہ تھی کہ آئی ایس آئی کے سکول سے فارغ ہونے والے پہلی تنظیموں سے بھی زیادہ وفادار یہی گروپ نکلا۔ یوں اس نئے گروپ کی امداد کرنا اور ان کو کنٹرول آئی ایس آئی کے ہاتھوں میں ہی رہا اور آئی ایس آئی کو اپنی اصل شکل میں ظاہر ہونے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔

کرنل امام کے تربیت یافتہ اس گروپ کو مختلف حالات اور ادوار و مراحل سے گزرنا پڑا، گزرے ہوئے ان تمام حالات کے بارے میں خلافت اسلامیہ کے اعلامی شعبے

نے کتابوں، صوتی بیانات اور ویڈیوز کی صورت میں مفصل بحثیں کیں ہیں- جو شخص حق کی تلاش میں ہو اور تحقیق کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پاکستان کے بارے میں لکھی گئی کتاب "**الأدلة الجلية على كفر الدولة الباكستانية** "کا مطالعہ کرے اور طالبان کے حوالے سے لکھی گئی کتاب"**الورقات الذهبية في معرفة طالبان الوطنية** "اور دیگر کتابوں کو پڑھ لے،اس کے ساتھ ساتھ ادارہ "العزائم" سے نشر ہونے والے فرقہ ضالہ کے متعلق بیانات کو بھی سن لیں۔ حق کے متلاشی کو چاہئے کہ وہ خلافت کے اعلامی شعبے سے طالبان کے بارے میں نشر ہونے والی فلموں اور ویڈیوز کو بھی دیکھ لیں...

امارت کے قائدین کی تربیت پہلے آئی ایس آئی کے سکول میں ہوئی ہے'اس کے بعد آئی ایس آئی ہی کی وساطت سے امریکہ نے ان بڑوں کی تربیت قطر میں موجود امریکی اڈے میں کی ہے- اس کے بعد امارت کے ان مشیران کو امریکہ ہی کی نگرانی میں باقی کفار ممالک کے رہبروں کے ساتھ ایک ہی میز پر بٹھا کر انہیں امریکی اسلام کے بارے میں بتایا گیا اور اس کی تطبیق پر انہیں آمادہ کیا گیا- یعنی شریعت کے نام پر جمہوری نظام، امریکہ نے بڑی مہارت کے ساتھ طالبان کے لیڈروں کو جمہوریت کے

اس مردار اور ناپاک تالاب میں دھکیل دیا- جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب یہ لوگ داڑھیوں اور پگڑیوں کے ساتھ عورتوں کی محفلوں اور مجلسوں میں آکر مشترکہ گھومتے پھرتے ہیں اور اپنے آپ کو آزادی کے فاتحین بھی قرار دیتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ اب کفار کے ساتھ ساتھ یہاں کے عوام کو بھی ان کی اصلیت کا پتہ چلا کہ صلیبی بڑی مہارت سے ان سے اپنا کام نکلوا رہے ہیں- امریکہ بڑی مکاری اور دھوکہ دہی سے کام لے رہا ہے اور اب اس کی کوشش یہ ہے کہ امارت کے بڑوں کی طرح ان کے چھوٹوں اور عوام کی بھی ذہن سازی کی جائے۔ کبھی کہتے ہیں کہ ہم طالبان کو رسمی طور قبول نہیں کرتے جبکہ CIA کے بڑے کابل میں منعقد ہونے والی ان کی خفیہ مجالس میں شرکت کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ ان کے ملیار ڈالروں کو ضبط کریں گے اور دوسری طرف قطر اور پاکستان کے ذریعے USAID ان کی مدد کر رہا ہے۔ ان بہرے اور گونگے جاہلوں کو عام لوگ بھی اپنی طرح گونگے اور بہرے نظر آتے ہیں، لیکن یہ اپنی تدبیر میں ناکام ہونے کے ساتھ ساتھ بدنام بھی ہوئے ہیں۔

دوم یہ کہ جس طرح یہ ماسکو اور دوحہ کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں نیم عریان عورتوں کے ساتھ ایک میز پر امریکی اسلام کو لوگوں کے سامنے حقیقی اسلام کے طور پر پیش کر

رہے ہیں لیکن اب وقت ایسا نہیں رہا بلکہ لوگ ان کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں اور اب ان کو مزید دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

آیئے! طالبان کے بعد والے مراحل اور پاکستانی جعلی اسلام کو قرآن و سنت اور فطرت کے اصول پر پرکھتے ہیں۔

1: کیا طالبان کی حقیقت اس ریبوٹ کی طرح ہے کہ جسے پاکستان اور امریکہ کی طرف سے کابل کے مسند پر بٹھایا گیا ہے یا یہ کہ طالبان نے اپنے زور اور طاقت کے بل پر افغانستان کو حاصل کیا؟

اس سوال کا جواب موجودہ حالات نے خود پیش کیا ہے کہ جسے سب عام و خاص واقف ہیں کہ جس طرح کرزئی کو صلیبی طیاروں نے افغانستان لایا اسی طرح عوام نے دیکھا کہ ایک طرف طالبان کے دستے امریکی ٹینکوں پر سوار ہو کر کابل میں داخل ہوئے اور دوسری طرف آئی ایس آئی کی نکیل میں جکڑے ہوئے ملا برادر اور اس کے دیگر ساتھی امریکہ کے طیاروں سے کندھار کے ائرپورٹ پر اترے۔

اس حوالے سے بہت ثبوت موجود ہیں کہ طالبان امریکہ کے کرایہ کے فوجی ہیں۔ مثلا یہ کہ قطر میں طے پائے گئے مذاکرات کے تحت ہی یہ ممکن ہو سکا کہ افغانستان میں موجود ہزاروں فوجی اہلکار جو کہ جدید اسلحہ سے لیس تھے اور ان کے پاس بہت سے علاقے بھی تھے بڑی آسانی سے طالبان کے سامنے تسلیم ہو گئے۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ مفاہمت کے بغیر یہ سب کچھ ممکن نہ تھا۔

اگرچہ بعض جگہوں پر فریقین کے درمیان کچھ جھگڑے بھی ہوئے لیکن یہ سب کچھ مذاکرات میں طے پائے گئے منصوبے کا ایک حصہ تھا تاکہ لوگ شک نا کریں کہ امریکہ نے بغیر کسی جھگڑے کے اختیارات طالبان کو سونپ دیئے۔

اگر ایسا نہیں تو طالبان ہمیں بتائیں کہ بڑے بڑے علاقے قبضے میں لیتے وقت ان کے کتنے سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے؟

ہمیں وہ قبرستان دکھائیں جن میں مارے گئے ہزاروں طالب دفن کئے ہوں یا ان ہسپتالوں کی نشاندہی کرائے جن میں ان کے زخمی پڑے ہوں گرچہ وہ پاکستان کے ہسپتالوں میں ہی کیوں نہ ہوں تب بھی بتائیں؟

د افغانستان اسلامي امارت
د فرهنګي چارو کمیسیون
شمار: ۳۹۰ — د ویاند دفتر — ۱۴۴۳/۱/۶هـ ق

په کابل ښار کې د جګړې نه کولو په اړه د اسلامي امارت اعلامیه

داچې د الله تعالی جل جلاله په نصرت او زموږ د ولس په پراخ ملاتړ الحمدلله د هیواد ټولې برخې د اسلامي امارت تر کنترول لاندې راغلې، زموږ د ولس لپاره خورا ستره بریا ده چې ټولو ته یې مبارکي وایو.

خو د هیواد پلازمینه کابل چون خورا ستر او ګڼ میشتی ښار دی، د اسلامي امارت مجاهدین اراده نه لري چې دې ښار ته په زور او جګړې سره داخل شي، بلکې کابل ښار ته په مسالمت آمیزه توګه د داخلیدو په سر له مقابل جهت سره خبرې اترې رواني دي، ترڅو د انتقال پروسه په باامنه او اطمیناني توګه تکمیل شي، د هیچا سر، مال او عزت ته په کې زیان ونه رسیږي او د کابل ښاریانو ژوند هم له کومې ستونزې او خطر سره مخ نشي.

اسلامي امارت خپلو ټولو ځواکونو ته هدایت کوي چې د کابل په دروازو کې ودریږي، ښارته د ننوتو هڅه ونه کړي.

همدا ډول د انتقال د پروسې تر بشپړیدو پورې د کابل ښار امنیت مقابل لوري ته راجع دی چې باید ویې ساتي.

ورسره یوځل بیا تکراروو چې اسلامي امارت له هیچا څخه د انتقام اخیستلو په فکرکې نه دی، هغه کسانو چې د کابل په اداره کې په نظامي او ملکي برخو کې دندې درلودې ټولو ته عفوه او امن دی، له هیچا سره هم انتقامي برخورد نه کیږي، ټول دې پخپل هیواد کې، پرخپل ځای او کور کې پاتې شي، او له هیواد څخه د وتلو هڅه دې ونه کړي.

موږ غواړو چې په راتلونکي اسلامي نظام کې ټول افغانان، بیلابیل جهتونه او قشرونه ځان وګوري یو داسې بامسئولیته حکومت ولرو چې د ټولو لپاره خدمتګار او د منلو وړ وي. ان شاءالله

د افغانستان اسلامي امارت
۱۴۴۳/۱/۶هـ ق
۱۴۰۰/۵/۲۴هـ ش ۔ 15/8/2021م

دوسری بات یہ کہ طالبان نے خود ہی یہ اعلامیہ جاری کیا تھا کہ " ہم کابل میں جنگ نہیں کریں گے بلکہ پر امن طریقے سے اس میں داخل ہونگے اور اس حوالے سے ہماری مد مقابل سے بات چیت جاری ہے"۔

کابل میں جھگڑا نہ کرنے کا امارت اسلامیہ کا اعلامیہ؛

ترجمہ؛ اللہ جل جلالہ کی نصرت اور عوام کی مدد اور تعاون سے افغانستان کے بڑے حصے امارت اسلامیہ کے کنٹرول میں آ گئے، الحمد للہ۔ جس پر ہم اہل افغانستان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں - چونکہ کابل افغانستان کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ تجارتی شہر ہے اس لئے امارت اسلامیہ کے مجاہدین نہیں چاہتے کہ اس کے اندر قوت اور جھگڑے کے ساتھ داخل ہو جائیں' بلکہ اس حوالے سے مد مقابل "فریق" سے

بات چیت جاری ہے تا کہ اقتدار کے انتقال کا یہ مرحلہ پر امن طریقے سے طے پائے، کسی بھی فرد کو مال اور عزت کے حوالے سے کوئی تکلیف نا پہنچے اور کابل کے شہریوں کی زندگیوں کو کسی خطرے اور تکلیف کا سامنا نا کرنا پڑے۔

ہم امارت اسلامیہ کے تمام فوجیوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ کابل کے داخلی دروازوں پر کھڑے رہیں اور کابل کے اندر داخل ہونے کی کوشش نا کریں۔ اس طرح انتقال کے مراحل مکمل ہونے تک کابل کے امن و امان کی ذمہ داری مد مقابل فریق پر عائد ہوتی ہے اور یہ کہ وہ اس کا خیال رکھے- ہم یہ بات دوبارہ یاد دہانی کے لئے دھراتے ہیں کہ امارت اسلامیہ کسی سے انتقام نہیں لینا چاہتی' ان لوگوں کے لئے کہ جو کابل میں مختلف اداروں میں کام کرتے ہیں یا ملکی نظام کا حصہ ہیں سب کے لئے امن اور عام معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کسی سے انتقام نہیں لیا جائے گا' سب لوگ اپنے ملک کے اندر' اپنے علاقوں اور اپنے گھروں میں رہیں اور ملک سے باہر جانے کا ارادہ نا کریں- ہم چاہتے ہیں کہ آنے والا اسلامی نظام ایسا ہو کہ پورے افغانستان کے ہر شعبے اور ہر جہت میں ایسی حکومت قائم کریں کہ جس کو عوام کے اندر ایک خدمتگار حکومت کے طور پر تسلیم کیا جائے- ان شاء اللہ

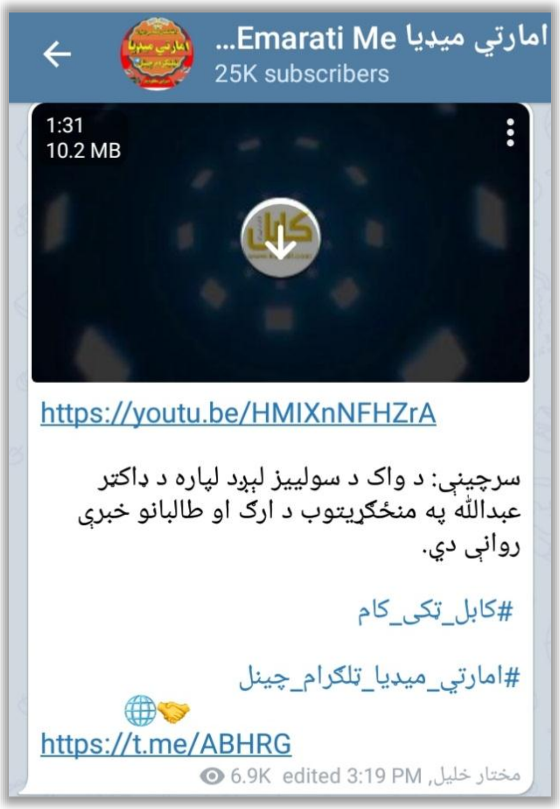

امارت اسلامیہ افغانستان / تاریخ۔

2۔اسی طرح طالبان نے خود یہ خبر نشر کی کہ ڈاکٹر عبداللہ عبداللہ کی ثالثی میں طالبان اور حکومت کے مذاکرات جاری ہیں۔

3۔ کابل کے سابقہ ادارے نے بھی یہ بیان جاری کیا ہے کہ اختیارات پر امن طریقے سے منتقل کئے جارہے ہیں۔

ترجمہ؛وزارت امن افغانستان:

پیارے ہموطنو!

شہر کابل کی تمام امنیتی جگہیں اور اس کے اطراف ہمارے کنٹرول میں ہیں-اس شہر میں امنیت کے علاوہ بین الاقوامی قوتیں بھی موجود ہیں اور کہیں پر بھی بدامنی نہیں ہے-برائے مہربانی اطمنان کے ساتھ معمولات گزاریں۔

وزیر داخلہ عبدالستار میرزکوال نے بھی اپنے ویڈیو پیغام میں یہ بیان جاری کیا۔

ترجمہ: طالبان کو کابل کا کنٹرول پر امن طریقے سے سونپیں گے۔

اسی طرح طالبان نے بھی ننگرہار اور دوسری ولایات کے بارے میں اسی بات کا اظہار کیا۔

عکس اول؛ ولایت ننگرہار طالبان کے حوالے پر امن ماحول میں کی گئی۔

عکس دوم؛ قندھار کے برائے نام والی روح اللہ خانزادہ نے بھی ولایت کے اختیارات پر امن طریقے سے طالبان کو تسلیم کیئے۔

یہ معاملہ صرف ننگرہار، قندھار اور کابل تک محدود نہیں بلکہ تمام ولایات میں اسی طریقے سے اختیارات طالبان کے حوالے کیئے گئے۔

طالبان نے بھی اس کا اقرار کیا ہے کہ ان کو تمام علاقے پر امن طریقے سے سونپے گئے- اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ علاقے ان کو کس نے سونپے؟

سب کو یہ معلوم ہے کہ اس وقت مرتد اشرف غنی کابل میں موجود نہیں تھا بلکہ افغانستان کے باہر کہیں اور چلا گیا تھا کیونکہ اس کی کرسی پر اب طالبان کو بٹھانا تھا- یہ اختیارات بین الاقوامی قوتوں نے امریکہ کی وساطت سے طالبان کو سونپ دیئے، حتی کہ امریکہ نے اپنا جنگی سازوسامان بھی طالبان کے سپرد کیا تاکہ طالبان جدید وسائل سے لیس ہو کر اسلام دشمنی کا کام کر پائیں۔

مذاکرات میں یہ بھی طے پایا تھا کہ عام لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنے کی خاطر اور یہ کہ لوگ سمجھیں کہ طالبان امریکہ کے ساتھ دشمنی اور بغض رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے بعض جہازوں اور گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے اور ان مناظر کی ویڈیوز نشر کیں- گویا کہ جس طرح چھوٹے بچے سے کام نکلوانے کے لئے اس کو تسلی دی جاتی ہے ایسا ہی امریکہ نے ان کے ساتھ کیا۔

طالبان کو عوام بھی اپنی ہی طرح احمق نظر آتی ہے، طالبان کا مقصد ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ امریکہ ان کا دشمن ہے جبکہ ہزاروں ٹینک، طیارے اور دیگر جنگی سامان اور پورا افغانستان بغیر کسی تصادم کے طالبان کے سپرد کیا جاتا ہے، یہ اصل حقیقت چھپ نہیں سکتی۔

کیا وہ نظام اسلامی ہو سکتا ہے جسے امریکہ اپنی پسند سے طالبان کو اعتماد میں لے کر اس کے سپرد کرے؟

ترجمہ: امریکی اخبار والسٹریٹ جنزال نے امریکی صدر ڈانل ڈرمپ کا یہ بیان شائع کیا ہے کہ افغان طالبان کی حکومت مستحکم اور اچھی حکومت ہے اور اس وقت اس کے پاس 85 ملیار امریکی ڈالر کا اسلحہ اور دیگر اشیاء "سازوسامان" موجود ہیں۔

نہیں بلکہ شرعی نظام قتال کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ شرعی نظام دوحہ اور کریملین کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں مذاکراتی مجالس منعقد کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ(البقرۃ:193)

ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آ جائے۔

اسی طرح بہت سی آیات اور احادیث ہیں جن سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی نظام بغیر قتال کے قائم نہیں ہو سکتا۔ کفار و مرتدین کبھی بھی شریعت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ شریعت اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہو جائیں؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگ خود بھی اسلام کو قبول کرتے۔ ایک طرف یہ لوگ عراق، شام، خراسان اور دیگر ولایات میں خلافت اسلامیہ کے مجاہدین پر فاسفورس بموں، بموں کی ماں "Mother of all bombs"، ڈرونز اور قسم قسم کے جنگی طیاروں سے بمباری کرتے ہیں اور دوسری طرف امریکہ بخوشی طالبان کو اقتدار سونپتا ہے 'یعنی جمہوریت کا نظام۔ طالبان نے جب تمام مطالبات کو مان لیا تو اس کے بعد ہی امریکہ نے افغانستان کے اقتدار کو اشرف غنی سے لے کر طالبان کی طرف منتقل کر دیا۔

طالبان نے اپنا نظام مرتب دینے کے حوالے سے یورپ کے جمہوری نظام کو معیار بنایا ہے کیونکہ جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ طالبان نے تو مشترکہ حکومت بنانے کا وعدہ کیا تھا اور اب انہوں نے حکومت کے تمام عہدے اپنے ہی لوگوں کو دیئے ہیں تو اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے طالبان نے کہا کہ ہمارا نظام حکومت یورپ کے نظام جمہوریت کے مثل ہے، جس طرح امریکہ میں جوبائیڈن نے تمام وزارتیں اپنی جماعت کے لوگوں میں تقسیم کیں اسی طرح برطانیہ میں ہوا اور اسی طرح دیگر ممالک میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

حکومت طالبان کے تمام عہدے طالبان ہی کے پاس ہیں کیونکہ یہی دستور مغربی جمہوریت کا بھی ہے۔

امریکی صدر جو بائیڈن کا تعلق ڈیموکریٹک پارٹی سے تھا تو اس نے تمام عہدیدار ڈیموکریٹک پارٹی سے ہی چن لیئے۔

برطانیہ کے انتخابات میں العمال پارٹی کامیاب ہوتی ہے تو تمام وزراء اسی کے فائز ہوتے ہیں اور اسی طرح تمام ممالک میں ہوتا ہے۔

لیکن ان کے لئے وہ چیز جائز ہے جو مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ پس جب اخوان المسلمین انتخابات جیت گئی تو اسے کہا گیا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ حکومت اکیلے ہی سنبھال لے، پس وہ مسکین تسلیم ہوگئے پھر نصاری اور عورتوں کو حکومت کا حصہ بنایا اور سیسی کو ملک کا وزیر دفاع بنایا جبکہ اس کا تعلق الاخوان سے نہیں تھا، پھر سیسی ہی نے ان کا تختہ الٹ دیا۔

2: طالبان امریکہ اور پاکستان کے مرتد غلام ہیں:

طالبان کا پورا نظام پاکستان کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی کی مزدوری اور غلامی سے عبارت ہے۔ چند مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

ا۔ طالبان کی کابینہ کو آئی ایس آئی نے ترتیب دیا۔ آئی ایس آئی کا جنرل فیض حمید کابل آیا اور اس نے طالبان کے درمیان منصبوں کو تقسیم کیا جن پر ان کے درمیان اختلافات تھے۔ کیونکہ تین ہفتوں تک وزارتوں اور عہدوں کے حوالے سے ان کا

اتفاق نہیں ہو پایا تھا اور ملا برادر، ستانکزی اور حقانی نیٹ ورک کے درمیان بڑے اختلافات اور ناراضگی پائی جاتی تھی اور ہے۔

دست بدست جنرل فیض حمید کے کابل میں آنے کے ایک منظر کو دیکھیئے کہ چائے کی پیالی لئے کس تکبر کے انداز میں کھڑا ہے، واقعی اس عکس کا انداز نرالا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے غلام جنگجوؤں میں پہنچ کر خوشی محسوس کر رہا ہے۔

طالبان کا ترجمان ذبیح اللہ مجاہد جنرل فیض حمید کے کابل آنے پر معلومات پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ؛

طالبان نے اس کو کابل آنے کی دعوت دی تھی تا کہ اس کے ساتھ پاکستان میں موجود افغان مہاجرین کے مشکلات کے ساتھ ساتھ دیگر امور پر بات کی جاسکے۔

امارت میڈیا۔

جب یہ بات میڈیا پر آئی کہ طالبان کے درمیان عہدوں اور منصبوں کے متعلق جو اختلافات تھے وہ جنرل فیض نے آکر حل کئے تو طالبان کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس جھوٹے بیان کے علاوہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ اس سے پہلے طالبان یہ باور کرا رہے تھے کہ "ہم آئی ایس آئی کی چھتری تلے نہیں جاتے۔ لیکن اس دفعہ رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔

طالبان اپنی کذب بیانی سے مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے، وہ اس لئے کہ ابھی حکومت تشکیل ہی نہیں دی گئی تھی اور مہاجرین کا مسئلہ اتنا اہم بھی نہیں تھا کہ پاکستان کا جنرل کابل آکے سب سے پہلے اس موضوع پر بات کرتا۔

عجیب بات ہے کہ جنرل فیض حمید کے پاکستان لوٹنے کے اگلے روز ہی طالبان اپنی کابینہ تشکیل دینے کا اعلان کرتے ہیں!!

طالبان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ روشن سورج کو دو انگلیوں کے درمیان چھپایا نہیں جا سکتا، مہاجرین کا موضوع تو دوسری وزارتوں سے تعلق رکھتا ہے، کیا یہ استخباراتی موضوع ہے؟ دس سالہ بچہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ طالبان کا بند پانی نے بہا دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا پلان آئی ایس آئی کے رئیس جنرل فیض حمید اور پاکستان کے دیگر عہدیداروں کے حکم اور مشوروں کے تحت چل رہا ہے۔

اس حوالے سے ثبوت اور دلائل تو بہت ہیں۔ بعض تصاویر کا مشاہدہ آپ خود کر لیں اور فیصلہ کیجیئے کہ کیا یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ یہاں پر افغان مہاجرین کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی ہے؟

دیکھیے کہ طالبان کے بڑوں سے بغل گیر ہونے کے دوران جنرل کے ہونٹ خوشی کے مارے بند ہی نہیں ہو رہے ہیں اور اس کی شیطانی دھاڑیں کھلی رہ جاتیں ہیں۔

معلوم یہ ہو رہا ہے کہ طالبان کا ترجمان اپنی شرمندگی کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہاری تاریخ سے پوری دنیا واقف ہے، یہ تاریخ کرنل امام اور جنرل حمید گل سے شروع ہو کر جنرل فیض حمید تک پہنچ جاتی ہے، یعنی آج تک تمہاری کہانی کا آغاز کرنل امام سے شروع ہو کر جنرل فیض حمید پر ختم ہو جاتا ہے۔

آپ خود ہی انصاف کیجیے کہ کیا وہ نظام اسلامی ہو سکتا ہے جسے اسلام دشمن اور مرتد ادارہ آئی ایس آئی ترتیب دے؟

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ.

کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالٰی سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے-(المائدہ:۵۰)

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جاہلیت کی بنیاد پر قانون یا نظام ترتیب دے تو وہ کافر ہے اور اس کے خلاف قتال کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ تاتاریوں کے خلاف کیا گیا۔

چونکہ طالبان کا نظام آئی ایس آئی نے ترتیب دیا اور وہ انہی کے قوانین پر گامزن ہیں لھذا یہ مرتد ہیں اور ان کے خلاف قتال کرنا واجب ہے۔

2- طالبان کا لیڈر ملا حسن

آئی ایس آئی کی تربیت گاہ سے پہلے نمبر پر فارغ ہونے والا شخص ہے اور یہ ان کا خصوصی غلام ہے۔

دیکھیے کہ یہ پاکستان کے سابقہ وزیر اعظم نواز شریف کے ساتھ کس عاجزی کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے اور کتنے احترام کے ساتھ اس کے نجس ہاتھوں کو اپنے نجس ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے' کیا اسی کو کفر بالطاغوت کہتے ہیں؟

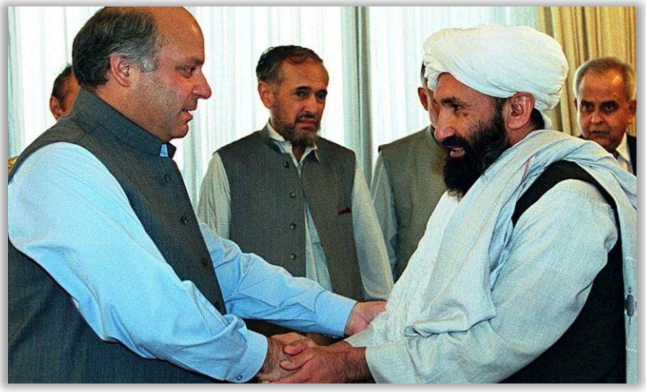

یہ طالبان کی حقیقت کا ایک حصہ ہے جو میڈیا پر ظاہر ہوا ہے اور جو دیگر معاملات چھپے ہوئے ہیں وہ دن بدن ظاہر ہو رہے ہیں۔ جب بڑوں کا یہ حال ہو تو چھوٹوں سے کیا گلہ کیا جا سکتا ہے۔

۳: اختیارات حاصل کرنے کے بعد پاکستانی وفد کے ساتھ دوحہ میں ملاقات:

آج امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے مشیر شیر محمد عباس ستانکزی کی سرپرستی میں دفتر کے دیگر کارکنان نے پاکستان کے سفیر اور اس کے وفد کے ساتھ دوحہ میں ملاقات کی۔

اس ملاقات میں خطے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور دو طرفہ روابط کے موضوعات پر بات چیت ہوئی' اس کے علاوہ ڈیورنڈ لائن پر آنے اور جانے والے لوگوں کی مشکلات کے

بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں طرف سے آپس میں مثبت اور اچھے تعلقات قائم رکھنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔

۴: طالبان نے قیمتی اسلحہ اور دوسری چیزوں کو پاکستان منتقل کر دیا۔

جب چور چوری میں پکڑا گیا تو پھر کہنے لگا:

اسلامی امارت کے مجاہدین نے پکتیکا سے سامان سے بھرے ۲۵ ٹرک قبضے میں لئے جو پاکستان سمگل ہو رہے تھے۔

پکتیکا کے انگور اڈے سے ریاستی اور قیمتی سامان سے بھرے ہوئے ۲۵ ٹرک جنہیں پاکستان سمگل کیا جا رہا تھا کو امارت اسلامیہ کے عساکر نے پکڑ لیا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ جب ان کا راز ظاہر ہو گیا تو انہوں نے اصلیت کو چھپانے کے لئے یہ بیانات شائع کئے۔ یہ لوگ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ گمان کر رہے ہیں کہ عام مسلمان عقل اور شعور نہیں رکھتے۔

طالبان اور آئی ایس آئی کے مابین جو تعلق اور رشتہ ہے یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اس پر مزید بات کرنا وقت کا ضیاع ہو گا۔

اے طالب! تیرا صدر پاکستان کا غلام ہے، تمہاری کابینہ کو آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر نے ترتیب دیا، کئی دھائیوں سے تمہارے سب بڑوں کی تربیت آئی ایس آئی کی تربیت گاہوں سے ہو رہی ہے، اور آج ہمیں دھوکہ دے رہے ہو کہ یہ سامان سمنگل ہو رہا تھا اور تم نے اس کو قبضے میں لے لیا- یہ منطق کسی اور کو سناو، ہم تمہیں تمہاری بنیاد سے پہچانتے ہیں کہ تمہارے لئے باہر سے جو بھی امداد آتی ہے چاہے وہ اسلحہ کی شکل میں ہو یا کسی اور امداد کی شکل میں، اس میں سے پاکستان کا ایک حصہ پہلے سے ہی مقرر ہو چکا ہے- وہ اس لئے کہ تمہارے اوپر ان کا بہت قرض ہے- مثلا تمہارے

بڑوں کی تین تین اور چار چار بیویوں، ان کی کوٹھیوں اور گاڑیوں کے مصارف' اسی طرح کارروائیوں کے لئے اسلحہ وغیرہ کے اخراجات، تمہارے زخمیوں کے اعلاج، تمہاری صف اور حمایت میں مردار ہوئے پاکستانی کرنلوں کے گھریلیو اخراجات، اسی طرح ریٹائرڈ فوجیوں کے مصارف اودیگر بے شمار قرض جو تمہارے اوپر ہیں۔

معلوم ہونا چاہئے کہ تمہیں اس کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی اور اس وقت پاکستان کی اپنی حالت بھی انتہائی خراب ہے-یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی جہاز پاکستان سے امداد لے کر آتا ہے تو یہاں سے قیمتی اشیاء سے بھر کر واپس جاتا ہے-

۵:- پاکستانی فوجیوں نے عام لوگوں پر طالبان کے سامنے گولیاں چلا کر مار ڈالا لیکن طالبان نے بناوٹی ناراضگی کے اظہار کی بھی جرأت نہ کی۔

کیا یہی طالبان ملت کے محافظ ہیں یا کہ نہیں جو پورے افغانستان کو آئی ایس آئی کے مفاد کے لئے قربان کر رہے ہیں؟؟

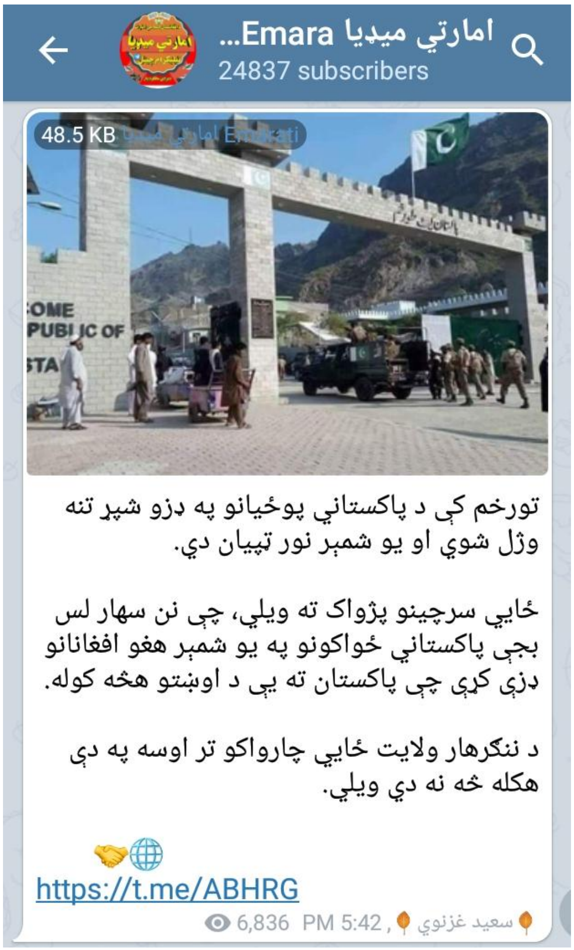

طورخم کے بارڈر پر پاکستانی فوج کی فائرنگ سے چھ افراد ہلاک اور دیگر کئی زخمی ہوگئے۔

مقامی میڈیا نے خبر دی ہے کہ آج صبح 10 بجے پاکستان کے فوجیوں نے کئی افراد پر گولیاں چلاکر ان کو ہلاک کر دیا جو کہ پاکستان داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

ولایت ننگرہار کے سیاسی رہنماؤں نے اس بارے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا ہے۔

اسی طرح پاکستان امریکا اور طالبان کا مشترکہ گیسٹ ہاوس ہے۔

افغانستان سے ہزاروں امریکی فوجی اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے ہیں جہاں پر چند روز آرام کرنے کے بعد وہ امریکہ چلے جائیں گے۔

اس دوران پاکستانی حکومت نے ہوائی اڈے کے آس پاس واقع ہوٹلوں کو اکیس دنوں کے لئے بک کرایا ہے۔

لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان امریکہ اور طالبان کا مشترکہ مہمان خانہ ہے۔ دوحہ میں طالبان نے امریکہ کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ افغانستان سے نکل جائے پھر خواہ وہ پاکستان سے ہی ہماری نگرانی کرے تاکہ ہم عوام کو یہ باور کرا سکیں کہ افغانستان پر قبضہ کرنے والے یہاں سے چلے گئے۔ ساتھ ہی یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ اگر ہم "طالبان" جمہوریت کے اصولوں سے باہر ہو گئے تو آئی ایس آئی کے قاصدوں کو افغانستان بھیجا جائے گا کیونکہ وہی ہمارے درمیان ثالث اور رابطہ کار ہیں۔ پاکستان کے علاوہ امریکی فوجیوں کو خلیج کے ممالک میں بھیجا گیا تاکہ جب بھی طالبان کو خلافت اسلامیہ کے خلاف امداد کی ضرورت پڑے تو یہ فوجی ڈرون حملوں اور ہوائی بمباری کی

شکل میں تعاون کریں گے، مطلب یہ کہ امریکہ افغانستان سے نہیں گیا بلکہ وہ محاذ پر کھڑا ہے لیکن دوسرے انداز میں۔

اے مسلمانو!

اب آپ خود ہی غور و فکر کر کے فیصلہ کیجئے کہ آیا خلافت اسلامیہ عالم کفر کی دشمن ہے یا کہ طالبان؟

امریکی استخباراتی ادارے کے ایک اعلی آفیسر کا کہنا ہے کہ القاعدہ چاہتی ہے کہ ایک یا دو سالوں کے اندر افغانستان میں اپنے لئے جائے پناہ بنالیں، مزید یہ کہ آگ لگانے والے اس گروہ کے بعض رہنما افغانستان واپس لوٹے ہیں-مزید اس نے یہ کہا کہ افغانستان میں امریکہ کی جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی-

ٹام مالینویسکی نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان سے نکالی گئی فوج

امریکہ واپس نہیں لوٹی بلکہ اس فوج کو خلیج کی طرف منتقل کیا گیا ہے، اور اس نے خلیج کے مختلف ملکوں میں اپنا پڑاو ڈالا ہے-

ٹام مالینویسکی نے کہا کہ خلیج میں موجود امریکی فوجی افغانستان میں دہشت گردوں کے خلاف ڈرون حملوں کے ساتھ ساتھ اور کارروائیوں میں حصہ لیں گے- خطے میں امریکہ کا سب سے بڑا فوجی اڈہ قطر میں واقع "العدید" کے نام کا اڈہ ہے- ٹام سے پوچھا گیا کہ امریکہ کے وزیر خارجہ کا یہ کہنا کہ طالبان کے ساتھ جو مذاکرات ٹرمپ کے دور سے رہ گئے ہیں وہ کہاں تک ماننے کے لائق ہیں؟

مختصر یہ کہ طالبان کی حکومت کا مخفف اور ان کی دلالی کرنے والے ادارے کا مخفف بھی ایک جیسا ہے-

یعنی دونوں کا مخفف ا.ا.ا (تین الف) ہے- گویا کہ طالبان کا پورا نظام آئی ایس آئی کی خواہش کے عین مطابق چل رہا ہے- اسی طرح پاکستان کا وزیر خارجہ دنیا بھر کے طاغوتی اور کفریہ ممالک کے وزراء خارجیوں کے ساتھ افغانستان کے موضوعات پر بات کرتا ہے اور آئی ایس آئی کا سربراہ دوسرے ممالک کے استخباراتی اداروں کے

سربراہوں کے ساتھ افغان امور پر بات کرتا ہے-ثابت یہ ہوا کہ یہی ان کے قاصد ہیں-

3: طالبان کے نظام سے پورا عالم کفر راضی ہے:

آیئے!

دنیا بھر کے ممالک کے ترجمانوں کے بیانات اور ان کے قائدین کی خوشی اور افغانستان آنے جانے کے معاملات کو ملاحظہ فرمایئے:

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوترش کا کہنا ہے کہ بین الاقوامی برادری سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ افغانستان کے طالبان کے ساتھ مستقل رابطہ رکھے، چونکہ یہ ملک کافی عرصے سے جنگی حالت میں رہا ہے اس لئے اقتصادی بحران کو ختم کرنے کے لئے اس حکومت کی مدد کی جائے۔

ادارہ یونما کے سربراہ دیبورا لائنز نے اپنے تازہ بیان میں کہا ہے کہ عالمی برادری کو چاہیے کہ وہ افغانستان کے اقتصادی بحران کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کرے اور افغانستان کے جو اساسے منجمد کئے گئے ہیں ان کو واگزار کرانے کے ساتھ ساتھ ان کی نگرانی بھی کی جائے۔

آج امارت اسلامیہ افغانستان کے سیاسی لیڈر اور معاون رئیس ملا برادر آخند نے حقوق بشر کے رئیس مارتن گرفتس اور اس کی ٹیم کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ کابل کے دفتر خارجہ میں ملاقات کی۔

رئیس نے افغان عوام کے ساتھ تعاون کرنے کی یقین دھانی کرائی اور کہا ہے کہ جو ممالک افغانستان کی امداد کرتے ہیں آئندہ ہونے

والے اجلاس میں ان ممالک کو مزید تعاون کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

اسلامی امارت نے اس کے تعاون پر اظہار تشکر کیا اور اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون وسہولیات مہیا کرنے کا یقین دلایا۔

استاد یاسر کی بات کو یاد رکھیے جو انہوں نے کہی تھی کہ امریکیوں نے ملا عمر سے کہا تھا کہ آپ کی حکومت بین الاقوامی نظام کے ساتھ جوڑ نہیں کھاتی، اس لئے اگر اپنی حکومت کو بین الاقوامی اصولوں کے مطابق چلاتے ہو تو ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاو' اب جو امداد اس وقت طالبان کے ساتھ کی جاتی ہے تو اس کے کیا معنیٰ؟

ازبکستان کی رضامندی کا ثبوت:

ازبکستان کے سربراہ شوکت مرزایوف نے اپنے تازہ بیان میں کہا ہے کہ اپنی سرحدوں کو مستحکم بنانے کی خاطر طالبان کے ساتھ رابطہ کیا جارہا ہے۔ نیز ازبکستان اس کوشش میں ہے کہ نئی حکومت کے ساتھ اکھٹے ہو کر کام کیا جائے۔

ازبکستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت افغانستان میں قائم ہونے والی حکومت کو خوش آمدید کہتی ہے۔

وزیر خارجہ کا مزید کہنا تھا کہ افغان طالبان کی طرف سے تشکیل پائی گئی کابینہ سے وہ خوش ہیں اور ہم طالبان کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

چین اور جرمنی کی رضامندی کے ثبوت:

چین کے وزارت خارجہ کے ترجمان وانگ وینبین نے آج ایک پریس کانفرس کے دوران کہا کہ افغانستان میں برسر اقتدار آنے والی طالبان کی حکومت کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں- اور یہ کہ طالبان کی حکومت قائم ہونے سے نفرتیں ختم

ہو جائیں گی اور افغانستان کا داخلی نظام برقرار رہے گا۔

ونبین نے مزید کہا کہ ہم افغانستان میں ایک جامع اور مشترکہ سیاسی جوڑ کی امید رکھتے ہیں۔

جرمنی کا کہنا ہے کہ طالبان کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے اور ان کے ساتھ آگے بڑھنے کا انحصار طالبان کے چلن "طور طریقے" سے وابستہ ہے۔ جرمنی کے وزیر خارجہ ھایکو ماس کا کہنا ہے کہ ہم طالبان کے ساتھ اپنا تعلق جاری رکھیں گے اور بین الاقوامی اصولوں کے تحت افغانستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔

جرمنی کے وزیر خارجہ ہایکوماس نے کہا ہے کہ افغانستان کے ساتھ ڈپلومیٹک تعلقات کی بڑی اہمیت ہے اور جرمنی بہت جلد اپنا سفارت خانہ کابل میں کھولے گا۔

روس، ترکمانستان اور قطر کے ثبوت:

افغانستان کے لئے خاص کردہ روسی قاصد ضمیر کابلوف نے کہا ہے افغانستان کی نئی حکومت کے ہونے والے مراسم کے لئے ہمارے ساتھ رابطہ قائم کیا ہے اور ان مراسم میں کابل میں موجود روسی سفیر شرکت کرے گا۔

قطر کا وزیر خارجہ آج کابل پہنچ گیا، اور کابل کے ہوائی اڈے پر ذبیح اللہ مجاہد کے ہمراہ پریس کانفرس کے دوران کہا کہ کابل کے ایئرپورٹ کو مزید بہتر بنایا جائے گا تاکہ بین الاقوامی جہازوں کے لئے اسے تیار کیا جائے۔ طالبان کی حکومت بننے کے بعد قطر کے وزیر خارجہ کا یہ کابل کا چوتھا دورہ ہے۔

ترکمنستان کے وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ ہم افغانستان کے ساتھ فراخ دلی کے ساتھ تعاون کریں گے اور ہم افغانیوں کے بارے میں مثبت سوچ رکھتے ہیں۔

اسی طرح امریکہ نے بھی طالبان کی تعریفیں کیں:

وائٹ ہاوس نے اپنے اعلامیہ میں یہ کہا ہے کہ کل کابل کے ہوائی اڈے سے ایک امریکی جہاز نے پر امن طریقے سے پرواز کی جس میں بہت سے امریکی فوجی سوار

تھے۔ وائٹ ہاوس کا مزید کہنا ہے کہ طالبان نے اپنے وعدے سے وفا کی ہے اور آسانی پیدا کر کے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے، یہ ان کے اچھے بر تاو کی نشانی ہے۔

اللہ عزوجل کی کتاب کیا کہتی ہے؟

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ

آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں..(البقرۃ:120)

اب اللہ کے اس فرمان کو پڑھنے والے خود ہی فیصلہ کریں کہ یہ یہود و نصاری کس دلیل کی وجہ سے طالبان سے راضی ہو گئے؟ آیا یہ یہود اور نصاری ایمان لا کر طالبان کے فرمانبر دار بن گئے یا کہ طالبان نے ان کی پیروی اختیار کی؟

4: طالبان کے نظام حکومت سے یہود، نصاری سیکولر کفار اتنے مطمئن ہیں کہ وہ ان کی رسمیت شناسی "یعنی قانونی حیثیت" کے حوالے سے بڑے اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

خلافت اسلامیہ کے ڈر کی وجہ سے طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا گیا اور وقت کا فرعون امریکہ خلافت اسلامیہ کے خلاف طالبان کے ساتھ اکھٹے کام کرنے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔

بین الاقوامی ممالک میں سے بیس ملک ایسے ہیں کہ جنھوں نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا ہے اور آئندہ کے لئے طالبان کے ساتھ مشترکہ لائحہ عمل پر کام کریں گے۔ بہت سے ملکوں کا کہنا ہے کہ طالبان پر اقتصادی پابندیاں لگانے میں فائدے سے زیادہ نقصان ہے۔

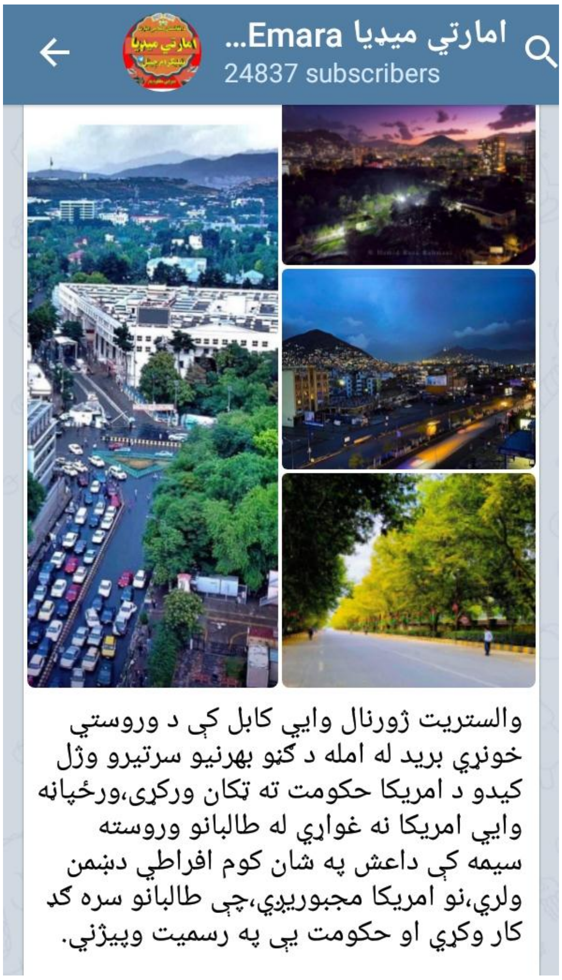

جریدہ وال سٹریٹ کا کہنا ہے کہ کابل میں آخری فدائی حملے میں بہت سے خارجی عساکر ہلاک ہوگئے جس کے سبب حکومت امریکہ کو بڑا دھچکہ لگ گیا۔ مزید یہ کہ امریکہ نہیں چاہتا کہ طالبان کے افغانستان میں داعش جیسا سختی کرنے والا دشمن پایا جائے، اس لئے امریکہ مجبور ہے کہ وہ طالبان کے ساتھ مل کر کام کرے اور ان کی حکومت کو تسلیم کرے۔

عالم کفر طالبان کے لئے خیرات اور چندے جمع کر رہا ہے تاکہ طالبان اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور آئندہ اسلام دشمنی اور مجاہدین کو روکنے کے لئے پوری طرح کمر بستہ "تیار" ہو جائے۔ دن رات امداد کے لئے بڑے بڑے جہاز افغانستان کے مختلف ہوائی اڈوں پر پہنچ رہے ہیں۔

طالبان کا کہنا ہے کہ نئی حکومت کے اعلان کے مراسم پر قطر، چین، روس، متحدہ عرب امارات، بحران، ترکی، ایران اور پاکستان کے مندوبین شرکت کریں گے۔ طالبان کا کہنا ہے کہ بڑے پیمانے پر کوششیں جاری ہیں کہ دیگر ممالک کے مندوبین بھی اس تقریب میں شرکت کریں۔

امداد دینے والے ممالک نے افغانستان کو ایک ملیار ڈالر امداد کرنے کی یقین دھانی کرائی ہے۔ جنیوا کانفرنس میں بین الاقوامی برادری نے مشترکہ طور پر 1.2 ملیار امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔

یورپی یونین کی سربراہ ارسولا وونڈرلائن نے 100 میلین یورو افغانستان کو انسانی ہمدردی کے طور پر دینے کا وعدہ کیا ہے- اس کا مزید یہ کہنا تھا کہ جنگ سے تھکے ہوئے اس ملک کے ساتھ مزید تعاون کیا جائے گا-

قطر کے وزیر خارجہ محمد بن عبد الرحمن الثانی نے ماسکو میں روس کے ہم منصب سرگی لاوروف کی ملاقات کے دوران دوسرے ممالک کو افغانستان کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی۔

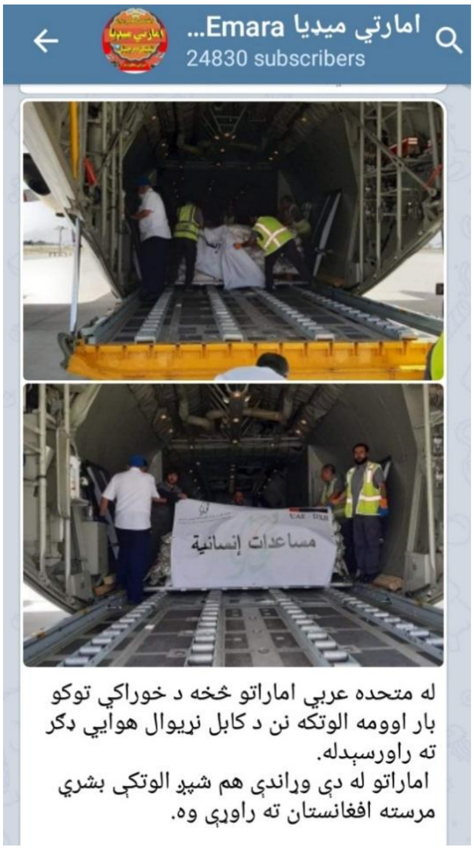

متحدہ عرب امارات کا خوراکی سامان سے بھرا ساتواں جہاز آج کابل کے ہوائی اڈے پر اترا۔

عرب امارات نے اس سے پہلے 6 امدادی جہاز افغانستان کے لئے انسانی ہمدردی کی خاطر بھیجے ہیں

افغانستان کے لئے انسانی ہمدردی کے طور پر آج متحدہ امارات کا ایک جہاز 30 ٹن طبی اور خوراکی سامان لے کر کابل کے ایئرپورٹ پر پہنچا۔

چین کے وزیر خارجہ نے اپنے سرکاری بیان میں ایک بار پھر طالبان کی حکومت بننے کو خوش آمدید کہا ہے اور اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ طالبان کی حکومت کا بننا افغانستان کی مضبوطی کی طرف ایک اچھا قدم ہے- مزید یہ کہ افغانستان کی ترقی کے لئے چین 31 میلین امریکی ڈالر کا تعاون کرے گا۔

انسانی ہمدردی کے طور پر پاکستان کی دوسری کمک آج ولایت قندھار پہنچ گئی- جس میں خوراکی اور طبی اشیاء موجود ہیں۔

قطر کے امیر نے اپنی ٹیلیفونک گفتگو میں کہا ہے کہ افغانستان میں جاری چالیس سالہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہئے- اس سلسلے میں قطر تعاون کے لئے تیار ہے- شیخ تمیم نے اس بات پر زور دیا کہ پوری دنیا کو چاہیے کہ وہ افغانستان کے ساتھ اپنے تعاون کو مسلسل جاری رکھے۔

ہائی لینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ کابل ایئر پورٹ کو بہتر بنانے کے لئے ایک میلین یورو امداد دے گا- طالبان کا کہنا ہے کہ امریکہ نے اس ہوائی میدان کو اتنا خراب کیا ہے کہ اس کو دوبارہ تیار کرنے کے لئے 300 میلین ڈالر کی ضرورت ہے۔

قطر میں واقع طالبان کے سیاسی دفتر کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان کے امراء نے اٹلی کے ممبران اسمبلی کے ساتھ مذاکرات کئے ہیں، ان ممبران نے یقین دھانی کرائی کہ اٹلی بہت جلد ہی کابل میں اپنا سفارت خانہ کھول دے گا- اور ان منصوبے کو پورا کرے گا جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے یا جن پر ابھی تک کام شروع نہیں کیا گیا ہے۔

آج افغان امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے رہنما مولوی عبد السلام حنفی اور اس کے ساتھیوں نے چینی سفیر اور اس کے وفد میں شامل لوگوں کے ساتھ کابل میں ملاقات کی۔

طرفین نے ملاقات میں دونوں ملکوں سے تعلق رکھنے والے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ چین کے وفد نے افغانستان کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے اور اپنے تعاون کو فراخ دلی کے ساتھ انسانی ہمدردی کے ناطے جاری رکھنے کے علاوہ کرونا کو قابو کرنے کے حوالے سے خاص زور دیا۔ امارت اسلامیہ نے چین کے ساتھ تعلقات کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی امداد کا شکریہ ادا کیا۔

آج اسلامی امارت کے سیاسی دفتر کے رہنما شیر محمد عباس ستانکزی نے اپنے دیگر کارکنوں کے ہمراہ نیدرلینڈ کے امور خارجہ کے معاون ریجزوان دیر پلاس اور اس کے وفد کے ساتھ دوحہ میں ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران فریقین نے افغانستان کے موجودہ حالات اور مقامی و بیرونی مسافروں کے لئے ہوائی اڈے کو ہمہ وقت تیار رکھنے کے بارے میں بات چیت کی، ساتھ ہی دوطرفہ تعلقات اور دیگر سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

امارت اسلامیہ کے وفد نے افغانستان کے ساتھ انسانی ہمدردی، اس ملک کی بہبودی اور ترقی کے لئے امداد کرنے پر زور دیا- وفد کو علاقے کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کے حوالے سے اپنی طرف سے اطمنان دلایا گیا۔

معاملہ عجیب ہے! کہ یہ انسانی حقوق کے دوست خود دولت اسلامیہ کے علاقوں میں انسان کو تو کیا جانوروں کو بھی نہیں بخشتے۔ خراسان، موصل، رقہ، باغوز اور دیگر

علاقے جو دولت اسلامیہ کے تحت تھے کے حالات کسی سے پوشیدہ نہیں- یہ انسانیت کے دشمن ابھی بھی طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد دولت اسلامیہ کے مجاہدین کے گھروں پر ڈرون حملے کر رہے ہیں- جیسا کہ انہوں نے جلال آباد میں ایک گھر کو ڈرون کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ایک مجاہد اور اس کی اہلیہ شہید ہو گئے- اسی طرح کابل شہر میں دولت اسلامیہ کے شک پر ایک آدمی کے گھر کے افراد کو اپنی وحشت کا نشانہ بنایا، جن کے نتیجے میں عورتوں اور بچوں سمیت 9 افراد کا قتل ہوا۔ اس کو کہتے ہیں انسان دوستی؟ ان کے ایسے ہی اور کرتوتوں کا شمارہ کرنا ممکن نہیں۔

کفار و مرتدین طالبان کے لئے مہم چلا رہے ہیں اور عام مسلمانوں کو ان کی طرف کھینچ رہے ہیں، اسی طرح یہ کفار عوام کے دلوں سے طالبان کے ملیشیوں کی نفرت کو ختم کرنے کے لئے بے دریغ تعاون کر رہے ہیں، مقصد یہ ہے کہ لوگ طالبان سے راضی ہو جائے اور طالبان مشرق و مغرب کے مفادات کا خیال رکھ پائے۔۔

یہاں تک کہ ریڈ کراس کی عالمی کمیٹی کا سربراہ افغانستان آیا، ریڈ کراس ایک ایسا ادارہ ہے کہ جو لوگوں کو نصرانیت کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو جہاد سے متنفر کرنے کے لئے سر عام کام کرتا ہے- افریقہ اور دیگر دوسرے غریب ملکوں

میں اس ادارے نے لاکھوں لوگوں کو نصرانی بنایا ہے۔اسی مقصد کے لئے یہ ادارہ اب طالبان کے ساتھ سابقہ حکومت سے بھی زیادہ تعاون کر رہا ہے اور زیادہ متحرک ہو گیا ہے۔

ریڈ کراس کی عالمی کمیٹی کا سربراہ افغانستان آیا۔اس کمیٹی کے عمومی رئیس نے نشر کی گئی ایک ویڈیو پیغام میں کہا ہے کہ اس سفر کے موقع پر افغانستان میں ریڈ کراس کے عملے کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا مزید یہ کہ عوام کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس ادارے کی فعالیت کا نزدیکی سے مشاہدہ کیا جائے گا۔

آج امارت اسلامیہ افغانستان کے سیاسی رہنماء اور سیاسی دفتر کے رہنماء ملا برادر آخند اور اس کے معاونین نے ریڈ کراس کمیٹی کے عمومی

مشیر پیٹر موریر اور اس کے وفد کے ارکان کے ساتھ کابل میں ملاقات کی۔ اس نشست میں ملک کے موجودہ حالات اور ملک کی مشکلات کے بارے میں بات چیت کی گئی۔

طالبان کے ساتھ تجارتی تعلقات بھی شروع ہو گئے۔

آنے والی خبروں کے مطابق ازبکستان کے راستے سے دو ریل گاڑیاں تجارتی سامان لے کر آج افغانستان حیرتان بندگاہ سے داخل ہوئیں۔

یہ پہلا تجارتی قافلہ ہے کہ جو افغانستان میں امارت اسلامیہ کی حکومت قائم ہونے کے بعد ازبکستان سے آیا۔

حیراتان بندرگاہ سے آج خوراکی سامان افغانستان میں داخل ہوگیا۔ شمال میں طالبان کے سیاسی رہنماؤں نے میڈیا کو بتایا کہ مختصر وقفے کے بعد ہی یہ خوراکی اشیاء ازبکستان کے راستے سے افغانستان پہنچ گئیں ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا کہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری، ریڈ کراس کی عالمی کمیٹی کا سربراہ، قطر، روس، ازبکستان، چین، جرمنی، اٹلی، ھالینڈ اور دیگر کفری ممالک کے وزرائے خارجہ اور سفری قاصدین و وفود طالبان کے تعاون اور ان کی حکومت کو تسلیم کروانے کے لئے کتنی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ لوگ تمام ممالک کے دورے کرتے ہیں اور کانفرنسز منعقد کرتے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ طالبان کس طرح اس خطے میں مضبوط ہو جائے اور خراسان عالمی جہاد کا

میدان نہ بننے پائے اور افغانستان میں بھی کفار کی وفادار اور برائے نام اسلام کی حکومت بنے جیسا کہ پاکستان میں موجود ہے۔

اللہ رب العلمین نے کفار کے ان تمام اہداف سے پہلے ہی پردہ اٹھایا ہوا ہے اور ان کی سزا کا ذکر بھی کیا ہے:

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا. (النساء: 89)

ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کُفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ، پس جب تک یہ اسلام کی خاطر وطن نہ چھوڑیں ان میں سے کسی کو حقیقی دوست نہ بناؤ پھر اگر یہ مُنہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں، خبردار! ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ سمجھ بیٹھنا۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقّ. (البقرة: 109)

ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں۔

وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْهِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا o اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا. (الإسراء: 7574)

اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔ پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا پھر آپ تو اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔

موجودہ دور میں بھی کفار یہی چاہتے ہیں کہ طالبان انہی کی طرح ایک جمہوری پارٹی بنے۔ طالبان ایسے اسلامی نظام کو نافذ کریں کہ جس میں رجم، قصاص، چور کا ہاتھ کاٹنا، جزیہ لینا، کنیز اور غلام بنانا، جہاد، شریعت کی حدود میں رہ کر دنیاوی تعلیم، اسلامی صحافت، اسلامی تمدن، اسلامی معاشرت، اسلامی ثقافت، اسلامی بھائی چارہ اور اسی طرح اسلام کے باقی احکامات میں سے صرف نماز، وضوء وغیرہ جیسے احکام پر عمل کرنا جس کی مغرب کے جمہوری نظام میں آزادی ہے۔ اسی مقصد کی خاطر انہوں نے طالبان کے ساتھ تعاون شروع کیا ہے۔

اس طرح کی امداد اور تعاون کب کفار پیش کرتے ہیں؟ کہ جب نام نہاد مسلمان دین سے انحراف کرتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ. (القلم: 9)

وہ چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔

لیکن ان کی یہ آرزو خاک میں مل جائے گی-ان شاء اللہ

مزید اللہ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ. (الأنفال: 36)

بلا شک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے پھر وہ مال ان کے حق میں باعث

حسرت ہو جائیں گے پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا۔

اگر یہ شرائط اور باتیں طالبان نہ مانتے تو دنیا ان کے ساتھ تعاون نہ کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ طالبان نے دنیا بھر کے کفار کو ہر قسم کا تعاون دینے اور ان کے لئے آسانیاں مہیا رکھنے کی یقین دھانی کرائی۔

کیا اب بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ طالبان کفار مغرب کا کرایہ کا ایک پرزہ ہے؟

کیا یہ کفار خلافت اسلامیہ کے ساتھ اسی طرح کا تعامل "معاملہ" کرتے ہیں؟

کیا انہوں نے خلافت اسلامیہ کے تمکین والے علاقوں کو بھاری بموں سے تہس نہس نہیں کیا؟

اے یہ سب کچھ پڑھنے والو! اب تو آپ "حقیقت" سمجھ گئے ہونگے!

5: طالبان کا پہلا اقدام یہ تھا کہ انہوں نے دنیا بھر کے ہر ظالم و جابر کافر کو اس امر کا مکمل اطمنان دلایا کہ آئندہ وہ سرزمین خراسان پر جہاد کا وجود نہیں دیکھ پائیں گے۔

پھر شیخ اسامہ کی طرح کوئی شیر تمہارے وائٹ ہاوس کو نہیں لرزائے گا!

ا. طالبان کا صدر کہتا ہے کہ تمام ہمسایہ ممالک اور پوری دنیا کے ساتھ ہم اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔

یہ ملا حسن اپنی پہلی گفتگو میں تمام کفار کو اسی بات کا یقین دلاتا ہے-یہی بنیاد ہے کہ ہم "دولت اسلامیہ والے" کہتے ہیں کہ یہ آئی ایس آئی کی خاص تربیت گاہ سے پہلے نمبر پر فارغ ہونے والا غلام ہے۔ اسی لئے تو اس کو صدر بنایا گیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا صدر الجزیرہ چینل سے اپنے پہلے انٹرویو میں کہتا ہے کہ افغانستان میں خون کے قطرے بہنا اپنے اختتام کو پہنچ چکے ہیں، اور ان کا ملک اپنے ہمسائیوں کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کا خواہش مند ہے۔

پاکستان نے ان کو اسی جمہوریت کی تعلیم دی ہے اور ملا حسن سمیت تمام طالبان کے رہنماؤں سے ایسی ہی توقع رکھی جاسکتی ہے، اس لئے کہ اسلام اور آئی ایس آئی کی ملیشیا "طالبان" کے مابین مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے۔

۲. طالبان ہر ممکن و ناممکن اور ہر مشروع و غیر مشروع کوشش کرتے ہیں کہ جس سے وہ اللہ عزوجل کی بجائے عالم کفر کو خوش رکھے۔

اپنے اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے کابل ائرپورٹ پر یہ بورڈ لگایا ہے:

طالبان نے کابل ائرپورٹ پر ایک بڑا بینر لگا دیا ہے جس پر یہ تحریر لکھی ہوئی ہے کہ

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الإسلام (الحديث)

"ہم پوری دنیا کے ساتھ پر امن اور مثبت تعلق چاہتے ہیں"۔

سبحان اللہ.. یہ لوگ کلمہ حق سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں، ضرر کس کو نہیں دے رہے ہیں، مسلمانوں کو یا ظالم اور حربی کافر کو؟

کیا اس تحریر کا معنی یہ نہیں کہ" **لا جهاد في الإسلام** " اسلام میں جہاد نام کی کوئی چیز نہیں؟

جہاد تو ضرر نہیں، طالبان مسلمانوں کے ساتھ مربوط اس حدیث کا غلط استعمال کرتے ہوئے دنیا کے محارب کفار کو اس کا فائدہ دیتے ہیں۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

یہ بینر اس لئے چسپان کیا گیا ہے کہ جب طالبان کے مغربی امراء ایئرپورٹ پر اپنے طیاروں سے اتر آئیں تو سب سے پہلے ان کی نظر اسی بینر پر پڑے اور وہ مطمئن ہو

جائیں کہ طالبان میں اب کوئی چیز اسلام اور غیرت کے حوالے سے باقی نہیں رہی۔ یہ کفار اپنے اہداف عملی طور پر دیکھتے ہیں، اس لئے جب وہ "طالبان کی یہ حالت دیکھیں گے "تو خوش ہو جائیں گے اور طالبان کے لئے چندے "امداد" میں اور اضافہ کر دیں گے، اس لئے کیونکہ کفار پوری دنیا سے جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

آپ ان کے منشور کا خود ہی مطالعہ کریں:

اقوام متحدہ کے منشور کا پہلا باب، ان کے موقف اور اصول کی پہلی شق:

بین الاقوامی برادری کا موقف اور اصول مندرجہ ذیل ہے:

اگر کسی جگہ پر امن وامان کو خطرہ ہو تو اس حوالے سے ساری دنیا کے اقوام کو ایک ہو کر اقدام اٹھانے ہونگے، تا وقتیکہ اس سلسلے میں دھمکی دینے والے، حملہ کرنے والے، زیادتی کرنے والے اسی طرح صلح کے توڑنے والے کا راستہ نا روکا جائے، اسی طرح عدالت کی بنیاد پر دنیا بھر کی قوموں کے ساتھ پر امن طریقے سے بات چیت کے راستے اپنائے جائیں، دنیا میں موجود جھگڑوں اور پیدا ہونے والی مشکلات کا راستہ روکا جائے تا کہ دنیا کے امن کو فائدہ پہنچے۔

۲. قوموں کے اپنے اختیارات اور مساوی حقوق کی قدر کرنا، قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات مضبوط کرنا اور دنیا کے امن واستحکام کے موقع پر مناسب راستوں کو اختیار کرنا۔

۳. پوری دنیا کے اقتصادی، تمدنی، ثقافتی اور جو انسانی دوستی کے مسائل ہیں کو حل کرنے کے مواقع پر تعاون کرنا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنا، ہر قسم کے جنسی، مذہبی، لسانی اس کے علاوہ انسانی حقوق، بنیادی آزادی کا خیال رکھنا۔

۴. ان سب اہداف کو حاصل کرنے کے لئے تمام ممالک کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا، اس کام کے لئے سب کا ایک مرکز بنانا۔

جب طالبان نے ان اصولوں اور قوانین کو مان لیا تو پھر مغرب کی جمہوریت اور دنیا کے کفری نظاموں اور طالبان کے نظام کے درمیان کوئی فرق نہ رہا، اسی سبب کفار نے ان کے لئے امداد بھیجنی شروع کی۔

اور سب کفار کو یہ یقین دلانا کہ ان کے خلاف جہاد کرنے کو منع قرار دیا گیا ہے یہی تو ارتداد ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تاتار کے بارے میں کہتے ہیں:

فَإِنَّ التَّتَارَ يَتَكَلَّمُونَ بِالشَّهَادَتَيْنِ، وَمَعَ هَذَا فَقِتَالُهُمْ وَاجِبٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ. وَكَذَلِك كُلُّ طَائِفَةٍ مُمْتَنِعَةٍ عَنْ شَرِيعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ الظَّاهِرَةِ. أَوْ الْبَاطِنَةِ الْمَعْلُومَةِ، فَإِنَّهُ يَجِبُ قِتَالُهَا. فَلَوْ قَالُوا: نَشْهَدُ وَلَا نُصَلِّي قُوتِلُوا حَتَّى يُصَلُّوا، وَلَوْ قَالُوا: نُصَلِّي وَلَا نُزَكِّي قُوتِلُوا حَتَّى يُزَكُّوا، وَلَوْ قَالُوا: نُزَكِّي وَلَا نَصُومُ وَلَا نَحُجُّ، قُوتِلُوا حَتَّى يَصُومُوا رَمَضَانَ. وَيَحُجُّوا الْبَيْتَ. وَلَوْ قَالُوا: نَفْعَلُ هَذَا لَكِنْ لَا نَدَعُ الرِّبَا، وَلَا شُرْبَ الْخَمْرِ، وَلَا الْفَوَاحِشَ، وَلَا نُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا نَضْرِبُ الْجِزْيَةَ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَنَحْوِ ذَلِكَ، قُوتِلُوا حَتَّى يَفْعَلُوا ذَلِكَ.
[مجموع الفتاوى ج٢٢ صـ٥١]

ترجمہ: یقیناً تاتاری شہادتین کا اقرار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ان کے خلاف جہاد واجب ہے- اسی طرح ہر وہ (طائفہ ممتنعہ، دینی امور سے پرہیز کرنے والا فرقہ) گروہ جو اسلام میں موجود کسی ایک شرعی حکم "ظاہری ہو یا باطنی" سے انحراف کرے تو ان گروہوں کے خلاف قتال کرنا واجب ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم تو شہادتین کا اقرار کرتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے تب بھی ان سے جنگ کی جائے گی جب تک کہ وہ نماز پڑھنی شروع نہیں کرتے، اگر وہ کہیں کہ ہم نماز تو پڑھیں گے لیکن زکوۃ ادا نہیں کریں گے اس صورت میں بھی ان سے قتال کیا جائے

گا یہاں تک کہ وہ زکوۃ ادا نہیں کرتے، پھر اگر وہ زکوۃ ادا کریں گے لیکن روزے اور حج کا انکار کریں تو بھی ان کے خلاف جنگ کی جائے گی یہاں تک کہ وہ روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں، اگر وہ یہ کہیں کہ ہم یہ سب کام کرنے کے ساتھ ساتھ سود، زنا اور شراب نوشی سے باز رہیں گے لیکن جہاد نہیں کرتے اور نا ہی یہود و نصاری سے جزیہ لیتے ہیں اس صورت میں بھی ان سے جنگ ہو گی جب تک کہ وہ ان تمام امور پر عمل نہیں کرتے۔(مجموع الفتاوی ج ۲۲ ص ۵۱)

6: طالبان نے اقتدار کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوتے بھی امریکہ کے مرتد غلاموں کو مرتد نہیں کہا، بلکہ ان کے ساتھ موالات " دوستی" شروع کی۔

وہ کرزئی کہ جو کئی دھائیوں تک اس ملت کا خون چوستا رہا، قومی غدار تھا کہ جس نے طالبان کے سابقہ نظام کو گرایا اور کفر کی غلامی مان لی، اس ملک پر حملہ آور ہونے والوں نے اس کو کابل کے مستند پر بٹھایا۔ اسی طرح ڈاکٹر عبد اللہ جو دو دفعہ افغانستان کے جمہوری نظام کی آدھی حکومت کا سرپرست رہا اور سابقہ نظام کے عہدیداروں کو طالبان تسلیاں دیتے رہے، ان کے ساتھ مجالس کا انعقاد کرتے ہیں، ان کی عزت اور

تکریم کرتے ہیں، یقیناً ان کا یہ عمل اللہ تعالی کے قانون کے مطابق کفر اور ارتداد ہے۔

امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ:

"ولهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل أو وقف فيهم، أو شك، أو صحح مذهبهم وإن أظهر مع ذلك الإسلام واعتقده واعتقد إبطال كل مذهب سواه فهو كافر بإظهاره ما أظهر من خلاف ذلك." [الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ج 2 / ص 610]

اس لئے ہم ان لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں کہ جو ان لوگوں کی تکفیر نہیں کرتے جو اسلام کے علاوہ دوسرے دین کو اختیار کرے، یا توقف سے کام لے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح مانے باوجود اس کے کہ اپنے اسلام کو ظاہر کرے اور اسلام کا عقیدہ رکھنے کا دعوی کرے اور اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کو باطل مانے تب بھی وہ کافر ہیں کیونکہ ان سے وہ چیزیں " عمل " ظاہر ہوئیں جو ان کے دعوے کے خلاف ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ قاضی ابو بکر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

اس لئے کہ قرآن و سنت اور اجماع ان کے کفر پر متفق ہے کہ جو کوئی بھی ان کے کفر پر توقف یعنی سکوت اختیار کرے تو اس نے یقینا قرآن و سنت کی نصوص کا انکار کیا، یا یہ ان میں شک کیا- قرآن و سنت کی تکذیب یا ان دونوں میں شک کرنا بغیر کافر کے کسی سے واقع نہیں ہوتا-(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ج2 ص603)

سابقہ صدر حامد کرزئی نے گزشتہ روز دوپہر کے وقت اپنے گھر پر ابراہیم حقانی اور ان کے ساتھیوں کو دعوت دے کر ان کے ساتھ بات چیت کی۔

آج امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے رہنماؤں نے کابل میں ملک کے لیڈروں کے ساتھ ملاقات کی۔ اس ملاقات میں اہم سیاسی شخصیات اور ذمہ داروں نے شرکت کی۔

اس نشست میں ملک کے موجودہ حالات اور مستقبل کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا گیا۔

شرکاء نے ملک کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب کرنے اور ملک میں امن برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے سیاسی دفتر کے رہنماء شیخ شہاب الدین دلاور کی صدارت میں جاری مشوروں اور ملاقاتوں کے سلسلے میں انہوں نے آج کابل میں چند سیاسی شخصیات کے ساتھ ملاقات کی' جس میں ان شخصیات کو امن دینے کی یقین دھانی کرائی گئی۔

اسی طرح ملک میں رونما ہونے والے حالات کے حوالے سے سب کو اطمنان دیا گیا اور کہا گیا کہ ملک میں ایسا نظام قائم کیا جائے گا جو فساد، زیادتی اور ناانصافی سے پاک ہو گا۔ ملک کے ہر فرد کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اس ملک کے عوام کی خدمت کرے۔

7: نبی علیہ السلام کی عزت کے دشمن روافض کی امنیت " حفاظت" کا خیال رکھنا، ان کے شرکیہ مراسم میں شرکت کرنا اور ان کے ساتھ دوستی رکھنا طالبان کا اہم ترین کام ہے۔

طالبان دنیا کے غلیظ ترین کافر شیعہ کو کافر تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں، ان کے شرکیہ مراسم کی حفاظت کا خیال رکھتے ہیں، ان رسومات میں شرکت کرتے ہیں باوجود یہ کہ وہ مرتد ہیں اور اسلام کو جڑوں سے کاٹنے میں لگے ہیں۔

یا ابا عبدالله الحسین الشهید

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ النَّصَارَى الَّذِينَ قَاتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ بِالشَّامِ، كَانَتِ الرَّافِضَةُ مِنْ أَعْظَمِ أَعْوَانِهِمْ. وَكَذَلِكَ إِذَا صَارَ الْيَهُودُ دَوْلَةً بِالْعِرَاقِ وَغَيْرِهِ تَكُونُ الرَّافِضَةُ مِنْ أَعْظَمِ أَعْوَانِهِمْ فَهُمْ دَائِمًا يُوَالُونَ الْكُفَّارَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَيُعَاوِنُونَهُمْ عَلَى قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ وَمُعَادَاتِهِمْ.

منهاج السنة النبوية ج3ص378

اسی طرح وہ نصاری جن کے خلاف مسلمانوں نے شام میں قتال کیا روافض ان کے بڑے مدد گار تھے-اسی طرح جب یہود نے عراق اور دیگر مقامات پر حکومت قائم کی تو روافض ان کے سب سے بڑے تعاون کرنے والے تھے- انہوں نے ہمیشہ مشرکین، یہود اور نصاری کی امداد کی ہے'روافض ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف جنگ اور دشمنی میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔

یہی روافض کہ جن کے کفر پر امت کا اجماع ہے، خواہ امامیہ اثنا عشریہ روافض ہوں یا نصیریہ، اسماعیلیہ ہوں یا دروز رافضی ہوں کو کافر نہ کہنا، ان کے ساتھ دوستی کرنا، ان کے شرکیہ عبادت خانوں میں جاکر ان کے مراسم میں شرکت کرنا شرک اور ارتداد ہے۔

8: سابقہ جمہوری حکومت کے رہنماؤں کو بغیر توبہ کئے معاف کرنا اور ان کو انکے سابقہ عہدوں پر برقرار رکھنا:

امریکہ کی طرف سے بیس سال تک یہاں کے مسلمانوں پر جمہوریت مسلط کی گئی اور اللہ عزوجل کے قانون کے علاوہ لوگوں کی پسند کے قوانین وضع کئے گئے، عام لوگوں کو اللہ تعالی کے ساتھ شریک بنایا گیا، تو ان مشرک جمہوری لیڈروں کو طالبان نے توبہ نہیں کرائی بلکہ ان کو دوبارہ اپنی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس لئے کہ مرتد سے توبہ کروانا تو مسلمان کا کام ہے، اگر ایک شخص خود مرتد ہو تو وہ مرتد کے احکام کیا سمجھے گا اس لئے اس کی مجبوری ہے کہ وہ دوسرے مرتد کو اپنا بھائی سمجھے۔

طلحہ بن خویلد الأسدی نے نبوت کا دعوی کیا تھا، اپنی قوم نے اس کی تابعداری کی تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب سے فارغ ہو کر ان کے ساتھ جنگ کی تو یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی، اسی بزاخہ نامی قوم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا وفد بھیجا اور تسلیم ہونے کی اطلاع دی۔

یہ حدیث صحیح بخاری باب الاستخلاف میں موجود ہے اور دیگر کتابوں میں بھی مثلا مصنف بن أبي شيبة، السنن الكبرى للبيهقي، فضائل الصحابة ج 2 ص 893 واللفظ له.

اس پر صحابہ رضی اللہ عنھم کا اجماع ہے اور سب کا اتفاق ہے، اس لئے صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوا کہ مرتد حکومت اور مرتد قوم کا تسلیم ہونا چند باتوں "شرائط" پر منحصر ہے، جن کی تفصیل یہ ہے:

١. یہ گواہی دیں گے کہ ان کے قتل ہونے والے مردار ہوئے اور جہنم میں ہونگے۔

٢. یہ گواہی دیں گے کہ قتل ہونے والے مجاہدین شہداء اور جنتی ہیں۔

٣. جو مال مجاہدین نے ان سے حاصل کیا وہ مال غنیمت ہے۔

٤. جو مال انہوں نے مجاہدین سے لیا ہے وہ واپس کیا جائے گا۔

٥. ان کا سارا اسلحہ اور گھوڑے "سواریاں" بیت المال میں جمع ہونگے۔

٦. یہ دہاتیوں کی طرح اونٹوں کی دموں کے پیچھے ذلت کے ساتھ گھومتے پھرتے رہیں گے یہاں تک کہ مجاہدین کو معلوم نا ہو کہ انہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہے۔ اور اس وقت تک نہ ان کی عزت کی جائے گی اور نہ کوئی منصب دیا جائے گا۔

یہ ہے وہ شرعی توبہ جو مرتد سے کروائی جائے گی۔

قران کریم میں اللہ تعالی نے توبہ کی یہ شرط بیان کی ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُم۔

ہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔

مرتد اپنے ارتداد کا اقرار کرے گا۔

آیا ان مرتدین نے اپنے ارتداد کو تسلیم کیا ہے اور کیا ان سے توبہ کرائی گئ؟

کیا انہوں نے یہ مان لیا کہ ان کے سارے عساکر مردار اور جہنمی ہیں؟

اگر ایسا نہیں کیا تو پھر یہ معافی آسمانی قانون کے مطابق نہیں البتہ امریکہ کے قانون میں ضرور ہے۔

یہ معافی نہیں بلکہ امریکہ اور طالبان کے درمیان دوحہ میں ہونے والے اتفاق نامہ کا ایک جزہے۔

سابقہ مرتد حکومت کے عسکروں کو واپس بلانا:

کابل ایئرپورٹ کے سابقہ نظام کے سرحدی پولیس کے ایک افسر سمیع اللہ سید خیلی نے کہا ہے کہ نئی حکومت کی دعوت پر ہوائی میدان کے بہت سے سرحدی محافظ اپنی نوکریوں پر واپس آئے ہیں اور انہوں نے آج سے اپنا کام رسمی طور پر کرنا شروع کیا ہے-سابقہ نظام کے کچھ پولیس اہلکار واپس اپنی نوکریوں پر آئے ہیں اور 313 بدری بریگیڈ کے ہمراہ کابل ایئرپورٹ کی امنیت کو برقرار رکھنے کے لئے کام میں لگے ہیں-

یہاں تک کہ جمہوریت کی فیمیل سیکیورٹی دستے کو بھی بلا لیا۔

کابل ایئرپورٹ پر سرحدی محافظوں کے بعد تلاشی لینے والیں عورتیں اپنے کام پر واپس آئیں ہیں اور انہوں نے اپناکام پھر سے شروع کر دیاہے۔

وزارت صحت کے جمہوری رہنماؤں کو اپنے کاموں پر واپس بلایا گیاہے:

طالبان کے ترجمان کا کہنا ہے کہ وزارت صحت اور وزارت تعلیم کے مسؤولین اپنے کام پر واپس آ گئے ہیں۔

ذبیح اللہ کا کہنا ہے کہ کابل شہر میں بھیڑ اور ٹریفیک کا دباو زیادہ ہے۔ ٹرافیک کی پولیس نے اپنا کام کرنا شروع کیا ہے اور ان کا رئیس بھی اپنے کام پر واپس آیا ہے اور ٹرافیک کا رش کم کرنے اور عوام کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے کام کررہا ہے۔

ذبیح اللہ نے کہا کہ وزارت صحت نے اپنا کام کرنا شروع کیا ہے اور سب ہسپتالوں میں لوگوں کا علاج معالجہ کیا جارہا ہے۔ وزارت تعلیم نے بھی اپنا کام کرنا شروع کیا اور اس وزارت کے "سابقہ" طرز العمل کے مطابق تعلیم گاہیں کھل گئیں ہیں اور تعلیم دینا شروع ہوچکی ہے۔

ننگرہار میں وزارت صحت کے مسؤولین جمہوریت کے تین رنگوں والے جھنڈے کے نیچے:

ننگرہار ولایت کے ادارہ صحت کے مسؤولین کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہو چکی ہیں۔

کنڑ اور بلخ کی وزارت صحت کے نمائندوں اور ذمہ داران:

کنڑ ولایت کے والی نے شعبہ صحت کے نمائندوں کے ساتھ ملاقات کی۔

بلخ کے والی شیخ میر صدام نے اس ولایت کے صحت سے تعلق رکھنے والے مسؤولین کے ساتھ ملاقات کی اور انہیں بدستور عوام کی خدمت اور تعاون کرنے پر ابھارا۔

وزارت عدلیہ کے کارکنوں کو مدعو کرنا:

وزارت عدلیہ کے مرکز اور دیگر ولایات کے مرد کارکنوں کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ اپنے کام کی طرف واپس آجائیں ورنہ ان کو ہمیشہ کے لئے غیر حاضر تصور کیا جائے گا اور آنے والے معاملات کی مسؤولیت ان کی گردنوں پر ہوگی۔ دوسری خبر یہ ہے کہ عدلیہ سے وابستہ خواتین کارکن دوسری اطلاع تک انتظار کریں۔

شعبہ آب پاشی "پانی" کے رئیس کو دعوت دینا:

پانی اور بجلی کے عموعی ادارے کے سابق مسؤولین اور پانی کے قومی تنظیم کے ادارے کے سابق رئیس خان محمد تکل کے ساتھ مجلس منعقد کی اور ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے کام پر واپس آجائیں۔

NWARA خبر دینے والے ادارے نے اپنے صفحے پر یہ لکھا ہے کہ خان محمد تکل نے مثبت میں جواب دیا ہے اور کہا ہے کہ شعبہ صحت کا اپنا کام شروع کرنے ساتھ ہی میں بھی اپنی خدمات پیش کروں گا۔

طالبان کی جمہوری وزارت خارجہ نے مرتد کارکنوں کو یقین دلایا کہ تمام جمہوری اور مرتد سفیر اپنے پہلے منصبوں پر ہی برقرار رہیں گے اور انہیں اپنی خدمات کو جاری رکھنے کی وصیت کی۔

صدر کے معاون مولوی عبد السلام حنفی نے آج امیر خان متقی جو کہ وزیر خارجہ ہے کا تعارف وزارت خارجہ کے کارکنوں کو کرایا اور انہیں متقی کے وزیر خارجہ بننے کی خبر دی۔

حنفی نے وزارت کے کارکنوں کو تسلی دی اور انہیں اچھی خدمت کی وصیت کی ہے۔

امارتي ميډيا Emarati Me...
25K subscribers

Emarati Media امارتي ميډيا

اميرخان متقي: د وزارت خارجه ټولو کارکوونکي ته مو ويلي چې خپل کار ته ادامه ورکړي

اميرخان متقي: ټولو سفارتونو ته مو هدايت کړی چې په خپلو دندو پاتې شي

امير خان متقي: د افغانستان ثبات د ټولې سيمې او نړۍ په ګټه ده.

امير خان متقي: بشري مرستې بايد له سياسي مسائلو سره ونه تړل شي

اميرخان متقي: اسلامي امارت به په شفاف ډول د مرستو رسولو کوښښ کوي

امير خان متقي: د ټولو هغو هيوادونو مننه کوو چې د افغانستان سره يې مرستې اعلان کړي

سعيد غزنوي, PM 5:37 5.6K

امارتي ميډيا Emara...
24830 subscribers

د رئيس الوزراء مرستيال مولوي عبدالسلام حنفي نن مولوي اميرخان متقي د بهرنيو چارو وزارت د سرپرست وزير په توګه د وزارت کارمندانو ته معرفي کړ.

ښاغلي حنفي د وزارت کارکوونکو ته داډ ورکړ او د ښه خدمت توصيه يې ورته وکړه.

امير خان متقي کارمندان وهڅول چې خپلو دندو ته دوام ورکړي

متقی نے اپنے کارکنوں کو اپنے کاموں کو دوام دینے کے لئے ابھارا۔

امیر خان متقی نے مزید کہا کہ وزارت خارجہ کے تمام ملازمین اپنے کاموں پر برقرار رہیں،

تمام سفارتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے کاموں پر قائم رہیں،

افغانستان کا قائم رہنا اس خطے اور ساری دنیا کے لئے فائدہ مند ہے،

انسانی ہمدردی کو سیاسی مسائل کے ساتھ جوڑا نہ جائے،

امارت اسلامیہ تعاون کو شفاف انداز میں لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرے گی،

اور یہ کہ ہم ان تمام ممالک کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے افغانستان کے ساتھ تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ولایات سے وابستہ اور اداروں کے مرتد ملازمین بھی اپنے کاموں پر آئے ہیں:

"طالبان کو" سابقہ جمہوری حکومت کے جھنڈے کے ساتھ کوئی مشکل نہیں ہے اور اس کو اپنے قومی جھنڈے کے طور پر یار رکھتے ہیں:

ملا عبد الغنی برادر نے کابل میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے نائب کے ساتھ افغانستان کے تین رنگوں والے جھنڈے کے سائے تلے ملاقات کی۔

نائب جنرل سیکرٹری نے طالبان کو تسلی دی اور یقین دھانی کرائی کہ برادر ملکوں کی

انسانی ہمدردی کے لئے دی گئی امداد کو بغیر کسی امتیاز کے تقسیم کیا جائے گا۔

جمہوری دور کے اسکولوں اور یونیورسٹیز کا کھلنا:

مغربی جمہوریت کی ذہنیت کے حامل صحافیوں کو تسلی دینا اور انہیں اپنے کام کو جاری رکھنے کی اجازت دینا:

امارت اسلامیہ کی آمد کے ساتھ ہی ولایت زابل کے صحافیوں کے کام کرنے کی جگہ کو وسیع کر دیا گیا، جس سے پہلے درپیش آنے والی مشکلات حل ہو چکیں ہیں اور معلومات کو حاصل کرنے کے لئے رسائی بھی آسان ہو

گئی ہے۔باقی تفصیل زابل میں ہمارے نمائندے سے حاصل کیجیے۔

امریکہ نے سابقہ حکومت کے ساز وسامان کو بھی طالبان کے حوالے کر دیا، یہ ان ہی قطعوں "ڈیویژنوں" کی گاڑیاں اور اسلحہ ہے جو پہلے صفر ایک "01" اور صفر دو "02" کے نام سے امریکہ کی غلامی کر رہے تھے اور اب طالبان کے نام پر اسی کام کو آگے بڑھایا جارہاہے، اس لئے ہم ان کے درمیان کوئی فرق اور تبدیلی محسوس نہیں کرتے۔

قوت فاتح ڈیویژن کابل کے ہوائی اڈے کی اہم اور حساس مقامات کی حفاظت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ منظم انداز میں گشت کر رہے ہیں اور ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے- جدید وسائل سے لیس ہے اور اچانک پیش آنے والے

حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ولایت پکتیا میں بڑی فوجی نمائش اور امارت اسلامیہ کا قافلہ. الحمدللہ ثم الحمدللہ علی ذالک.

9: طالبان کی بے نظمی اور مسلمانوں کو کبھی ایک نام اور کبھی دوسرا نام دے کر قتل کرنا:

طالبان کا یہ حال ہے کہ خوشی کے موقع پے آسمان کی طرف "بغیر دیکھے" گولیاں چلاتے ہیں پھر ان کے بڑے کہتے ہیں کہ ہم نے ان گولی چلانے والوں سے اسلحہ جمع کروایا!!

کیا قاتلوں کی یہی سزا ہوتی ہے؟

کابل ہسپتال کے شعبہ ایمرجنسی کے مسؤولین کا کہنا ہے کہ گزشتہ رات "طالبان کی" ہوائی فائرنگ سے 21 افراد ہلاک اور 41 دیگر زخمی ہوگئے۔

عین شاہد کا کہنا ہے کہ کل شب آدھے گھنٹے تک مسلسل جاری رہنے والی ہوائی فائرنگ اس وقت بند ہوئی جب طالبان کے بڑوں نے فائرنگ کرنے والوں کو خبردار "منع" کیا۔

پورے افغانستان کا اقتدار ہاتھ میں لینے کے دوران بھی طالبان کے اتنے افراد کو قربانی نہیں دینی پڑی، کس طرح انہوں نے ایک رات میں اتنے لوگوں کو مار ڈالا۔

اسی طرح انہوں نے تعصب اور مذہبی فتنے پیدا کیئے اور سلفیوں کی مساجد اور مدارس کو بند کروایا:

طالبان نے اوپر ذکر کی گئیں ولایات میں سلفوں کے مراکز بند کر دیئے۔

مقامی خبر دینے والے ادارے نے کہا ہے کہ افغانستان کی ولایات میں طالبان نے اپنے حدود کی 16 ولایات میں سلفیوں سے تعلق رکھنے والے مدارس و مساجد کو بند کروایا، اکثر مساجد اور مدارس کابل سمیت ملک کے شمالی علاقوں میں واقع ہیں۔

طالبان نے مساجد اور مدارس کے بند کرنے پر ہی اکتفانہ کیا بلکہ علماء، حفاظ اور طلباء کو بھی شہید کر دیا۔ گویا کہ انہوں نے پاکستانی فوج کی طرح اپنا کام شروع کیا ہے، لوگوں کو شہید کر کے سڑکوں پر پھینک دینا اور لاتعلقی کا اظہار کرنا، اس کے باوجود کہ وہ ان کو گرفتار کرنے کے بعد کچھ روز تک اپنے جیل خانوں میں بند بھی رکھتے ہیں، ان کو گرفتار کرتے وقت ان کے رشتہ داروں سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ ہم تو ان کو صرف تحقیق کے لئے لے جا رہے ہیں اور ان کو جلد ہی چھوڑ دیا جائے گا، لیکن جب ان کو شہید کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کے قتل کے ساتھ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں! کس طرح تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جب کل تم ان کو ہتھکڑوں میں جکڑ کر لے جا رہے تھے اس وقت ان کے ساتھ تعلق تھا لیکن جب تعذیب خانوں میں ان کو شہید کر دیا تو

تمہارے پاس کوئی معلومات نہیں؟؟ کل ان کے ساتھ تعلق تھا اور معلومات بھی تھیں لیکن آج نہ تعلق ہے اور نا ہی معلومات؟؟

پاکستان کے مرتد فضل الرحمن کی تنظیم سے اگر ایک فرد افغانستان آتا ہے اور یہاں پر والی کی کرسی پر بیٹھ کر تصویریں کھینچواتا ہے یہاں تک کہ جو مخالفین ہیں وہ سمجھ جائیں کہ ابھی ہماری باری ہے کہ ان سے بدلہ لیں گے۔ اس طرح کی باتیں تو تم پہلے بھی کرتے تھے کہ فلاں موحد عالم کو جو مارے گا اس کو دو لاکھ روپے انعام دیا جائے گا...

لیکن ہم "خلافت اسلامیہ والے" آپ کو خبر دار کرتے ہیں کہ اس فتنے سے باز آجاو اور اس آگ کو نہ بھڑکاو، ان اختلافات نے امت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں، اگرچہ آئی ایس آئی کے جنرل نے یہی لائحہ عمل تمہیں دیا ہے کہ مذہبی اختلافات میں اضافہ کرو تاکہ لوگ انہی اختلافات کی فکر میں رہیں اور جہاد سے رک جائیں- جس طرح کہ پاکستان کا ماحول ہے کہ ساری عمر انہوں نے بے جا بحث و مباحثوں اور مناظروں میں گزاری ہے۔

یہ اسلامی نظام کی خصوصیت نہیں بلکہ یہ کفری جمہوریت کی ایک خطرناک سازش اور مسلمانوں کی قوت کو ختم کرنے کا ایک حربہ ہے۔

10: طالبان نے متفق علیہ حرام چیزوں کو قانونی طور پر حلال قرار دیا:

طالبان نے تو بہت سی حرام چیزوں کو حلال کر دیا مثال کے طور پر ہم آپ کے سامنے ایک مثال کو پیش کرتے ہیں کہ داڑھی کو بنوانا شریعت میں اتفاقا حرام ہے لیکن طالبان نے اسے حلال قرار دیا اور اس کی مزدوری کی قیمت بھی مقرر کی۔

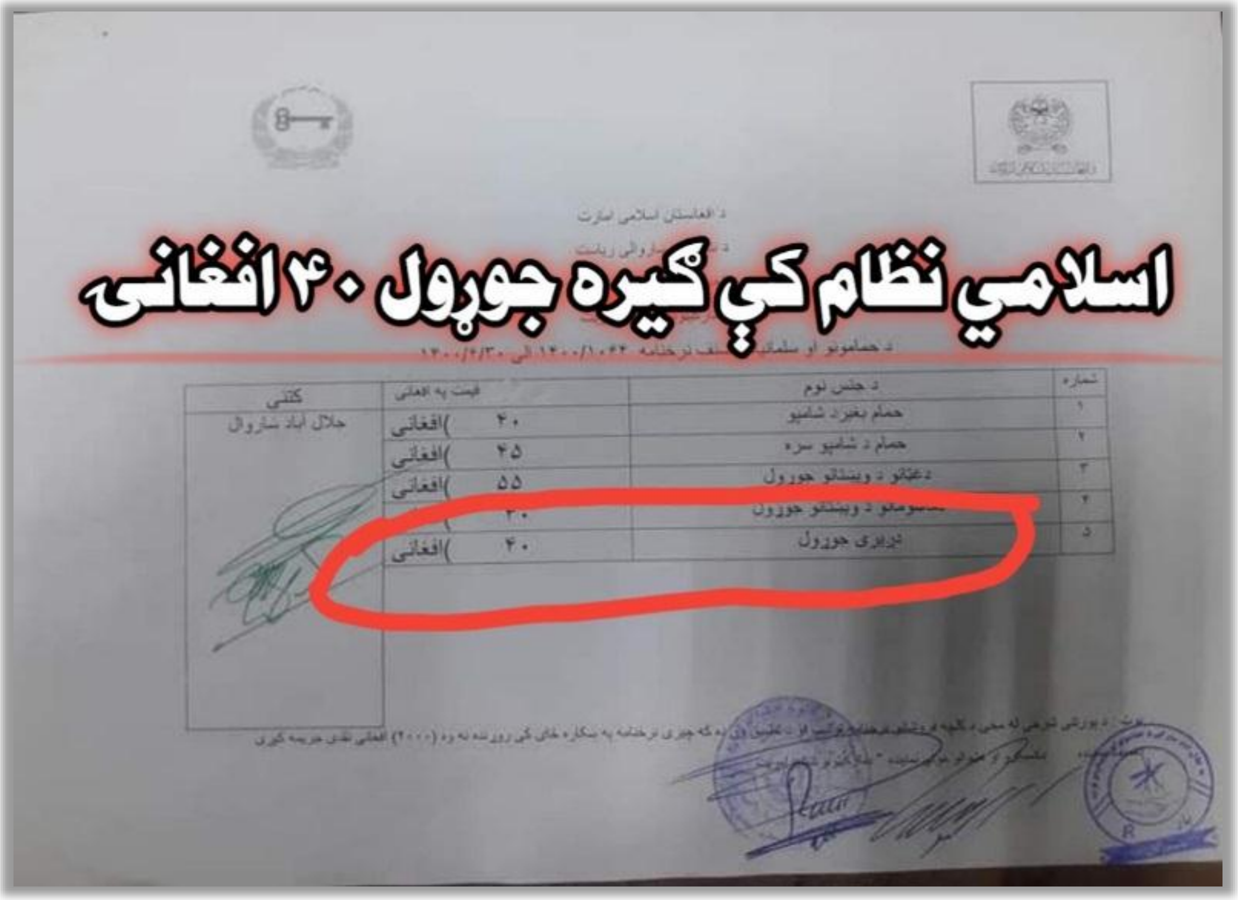

شماره	د جنس نوم	قیمت په افغانی	کتلي
۱	حمام بغیرد شامپو	۴۰ افغانی	حلال اباد ښاروال
۲	حمام د شامپو سره	۴۵ افغانی	
۳	دغټانو د ویښتو جوړول	۵۵ افغانی	
۴	[illegible] د ویښتو جوړول	[illegible]	
۵	دږیرې جوړول	۴۰ افغانی	

اسلامی نظام میں داڑھی بنوانے کی مزدوری 40 افغانی روپے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فقہاء کا اتفاق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وَالْإِنْسَانُ مَتَى حَلَّلَ الْحَرَامَ - الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ - أَوْ حَرَّمَ الْحَلَالَ - الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ - أَوْ بَدَّلَ الشَّرْعَ - الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ - كَانَ كَافِرًا مُرْتَدًّا بِاتِّفَاقِ الْفُقَهَاءِ."

مجموع الفتاوى ج ٣/ ص ٢٦٧

یعنی ایک انسان اجماعی حلال کو حرام یا اجماعی حرام کو حلال جانے یا شریعت کے جس چیز پر اجماع ہو اس کو تبدیل کرے تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔

تلك عشرة كاملة.

یہ دس نقاط پورے ہو گئے۔

اب آپ ہی کہیے کہ سابقہ افغان حکومت اور طالبان کے نظام میں کیا فرق ہے؟

ہاں یہ ایک فرق ہے کہ اشرف غربی کی کرسی پر حسن غربی بیٹھ گیا، اشرف غنی کے چہرے پر داڑھی اور سر پر پگڑی نہیں تھی لیکن اس کے چہرے پر داڑھی اور سر پر پگڑی ہے اور اس کے علاوہ سابقہ نظام اس نظام میں کوئی فرق نہیں۔

ہاں! یہ طالبان کی حقیقت اور ان کے ارتداد کا کالا چہرہ ہے، تو آج خلافت اسلامیہ کے مجاہدین اسلام کے بابرکت مینار کو اونچا رکھنے کے لئے خود بر سرپیکار ہیں اور دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ اے اسلام کے اس بابرکت، سایہ دار اور میٹھے درخت سے فائدہ اٹھانے والے لوگو!

یہ طالبان جو ظاہری طور پر اپنے آپ کو اس نعمت کا دعویدار کہتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ امریکہ اور پاکستان کے غلام ہیں اور سابقہ حکومت اور ان کے مابین کوئی فرق نہیں بلکہ کفار کی غلامی میں یہ سابقہ حکومتوں سے چند قدم آگے ہیں۔

یہ طواغیت ہیں، اپنے آپ کو ان سے دور رکھیئے،

نبی علیہ سلام کا فرمان ہے:

يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ...

اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرکے فرمائے گا جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے، (اسکے پیچھے چل پڑے) جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ

ہو جائے، جو چاند کی عبادت کرتا تھا وہ چاند کے ساتھ ہو جائے اور جو "طواغیت "بتوں اور شیطانوں کی عبادت کرتا تھا وہ انہی کے ساتھ ہو جائے گا۔

مسلمان بھائیو!

ان مرتد طالبان کے سامنے تسلیم ہونا اور ان کی بیعت کرنا کفر اور ارتداد ہے، ان کے نظام میں داخل ہونا بھی ارتداد ہے اسی طرح ان کی مدد کرنا بھی ارتداد ہے۔

آپ کو چاہیے کہ اپنے آپ پر رحم کریں اور ان سے دور رہیں، نیز اللہ کے امر کے مطابق ان کے خلاف جہاد شروع کیجیے۔

نبوی منہج اور نبوی جھنڈے کے نیچے خلیفۃ المسلمین شیخ ابو ابراہیم الھاشمی حفظہ اللہ کی قیادت میں جہاد کے محاذوں کو گرم رکھیے۔

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات، وعلي نبينا محمد أفضل الصلوات و أتم التسليمات.

سرزمین خراسان 20 جمادی الثانی 1443ھ بمطابق 23 جنوری 2022

فہرست

1: کیا طالبان کی حقیقت اس ریبوٹ کی طرح ہے کہ جسے پاکستان اور امریکہ کی طرف سے کابل کے مسند پر بٹھایا گیا ہے یا یہ کہ طالبان نے اپنے زور اور طاقت کے بل پر افغانستان کو حاصل کیا؟ 9

2: طالبان امریکہ اور پاکستان کے مرتد غلام ہیں: 20

3: طالبان کے نظام سے پورا عالم کفر راضی ہے: 34

4: طالبان کے نظام حکومت سے یہود، نصاری سیکولر کفار اتنے مطمئن ہیں کہ وہ ان کی رسمیت شناسی "یعنی قانونی حیثیت" کے حوالے سے بڑے اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔.. 42

5: طالبان کا پہلا اقدام یہ تھا کہ انہوں نے دنیا بھر کے ہر ظالم و جابر کافر کو اس امر کا مکمل اطمنان دلایا کہ آئندہ وہ سرزمین خراسان پر جہاد کا وجود نہیں دیکھ پائیں گے۔.. 60

6: طالبان نے اقتدار کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوتے بھی امریکہ کے مرتد غلاموں کو مرتد نہیں کہا، بلکہ ان کے ساتھ موالات " دوستی" شروع کی۔
.... 66

7: نبی علیہ السلام کی عزت کے دشمن روافض کی امنیت " حفاظت" کا خیال رکھنا، ان کے شرکیہ مراسم میں شرکت کرنا اور ان کے ساتھ دوستی رکھنا طالبان کا اہم ترین کام ہے۔ 71

8: سابقہ جمہوری حکومت کے رہنماؤں کو بغیر توبہ کئے معاف کرنا اور ان کو انکے سابقہ عہدوں پر برقرار رکھنا:.. 74

9: طالبان کی بے نظمی اور مسلمانوں کو کبھی ایک نام اور کبھی دوسرا نام دے کر قتل کرنا: 89

10: طالبان نے متفق علیہ حرام چیزوں کو قانونی طور پر حلال قرار دیا: .. 94

قال تعالى؛ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا

النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ. (البقرة:120)

آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے

جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں..

مؤسسة العزائم